



شماره ۲۱

شرح چنگ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

حکام نمبر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۲۴

ایڈیٹر:

محمد فیض قادیانی

نائب ایڈیٹر:

جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ | ۲۲ ہجرت ۱۳۵۴ھ | ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء



جامعتِ اہلبیت کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و العزیز میں کی صالح روحانی قیادت میں جماعت نے ۱۹۷۴ء میں آگ اور خون کے دریا کو سلامت عبور کیا۔!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ————— لَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ ————— وَعَلٰی عِبَادِكَ الْمَسِيْحِ الْمَوْجُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ الْاَصْمُ

۷۵ — ۱۹۷۴ء

ابتداء اور امتحان کا سال۔ صبر و ثبات اور صدق و وفا کا سال

برکتوں، رحمتوں اور فلاح کا سال

(رقم فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و العزیز)

اجاب کرام! السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَتَبْلُوْا حَتْمًا مِّمَّیْشِیْۢمٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَتَقْتَصِبْنَ مِنَ الْاَمْوَالِ الْاَلْفِیْفِیْ وَالشَّمْرٰتِ یعنی امتحانِ ابتلاء میں ڈال کر اپنے مخلص بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے۔ ان کی آزمائش کے لئے خوف کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جھوک اور پیاس کے حالات پیدا کرتا ہے، اموال لوٹے جاتے ہیں۔ جانی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تدبیر اور کوشش کے ثمرات سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ الہی منشاء انہیں تمناہ کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ یہ آزمائشیں اس لئے آتی ہیں کہ ان کے صدق و ثبات، ان کے اخلاص و وفا، ان کے صبر و ثبات کو ظاہر اور روشن کیا جائے۔ اور اللہ کی بے پایاں رحمتوں کا انہیں وارث بنایا جائے۔ اور یہ کہ ان کے ایمان اور عقیدت اور تعلق ہے اسے نمایاں کیا جائے۔ اور مخالف حاد کو و طرہ حیرت میں ڈالا جائے۔ گزشتہ مالی سال انہی آزمائشوں کا سال تھا۔ گزشتہ مالی سال ایک کٹھن امتحان کا زمانہ تھا۔ گزشتہ مالی سال مخلصین کی اس جماعت کے صبر و ثبات کا سال تھا۔ امتحان آیا گزر گیا۔ صبر و ثبات مخلصین نے دنیا کی نگاہ کو پریشان بھی کیا اور جبریت میں بھی ڈالا۔ خدا نے ہر بان نے مخلصین کے صبر اور وفا اور ایثار کو دکھایا اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور انہیں قبول کیا۔ جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے مخلصین کی اس جماعت کو اللہ مہربان نے یہ توفیق عطا کی کہ اس سے قبل کے سال کی مالی قربانیوں کے مقابلہ میں — لوٹے جانے، مکانوں کے چلائے جانے، کاروبار کے بند کئے جانے، بائیکاٹ کو انتہا تک پہنچانے کے باوجود — لاکھوں روپیہ کی زیادتی کے ساتھ مالی قربانیاں ادا کیں۔ حضور پریش کر سکیں۔ اور زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں زمین کی آمدنی کی کو پورا کر کے آگے ہی آگے نکل جائیں۔ الحمد للہ۔

مہدی موعود کے وجود کی سرسبز شاخو! میرے پیارے! ان ابتلاؤں پر صبر و ثبات کے ساتھ اتنا اللہ و اتنا اللیہ راجعون کہنے والو! اس ایثار و وفا کے نتیجہ میں ان تمام برکات اور رحمتوں کے وارث بنو جن کا اس آئینہ کو یہ میں بشارت دی تھی ہے۔ اور خدا کے اس مخلص گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور شامل رہو۔ جو ہدایت یافتہ اور سچی کامیابی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۱۱ ہجرت ۱۳۵۴ ہجری شمسی
۱۱ مئی ۱۹۷۵ء

لک ملاح الدین ایم۔ ای۔ پرنٹر و پبلشر نے ہے ہند پر ٹھکانہ پر رونا روڈ جہاں ہمیں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پری پریٹر صدر انجمن اہلبیت قادیان۔

ہفت روزہ برتاؤ نامہ خلافت نمبر
نوروز ۲۲ ہجرت ۱۳۵۴ء

خلافت

اجتماعیت اسلامی کی ضمانت

قرآن کریم نے اجتماعیت اسلامی کے دس دقیقین کے لئے جا بجا بیشتر اسالیب بیان اختیار کئے ہیں۔ اور ہر اسلوب بیان اپنی جگہ اتنا مؤثر اور دلنشین ہے، کہ فطرت صحیحہ بغیر کسی خارجی تحریک و دعوت کے اُسے قبول کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہے۔ اور عقل سلیم اُسے جذب کرنے کے لئے بیتاب ہوتی ہے۔ کہیں آئے استخفاف کا یقین بخش پیرائے بیان ہے جس میں تخلیق دین کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور کہیں وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا کہہ کر آسمان کی رفتاریوں سے مشکوک ہونے خدا کی رسی کو مضبوطی اور استقامت کے ساتھ پکڑے رکھنے کی تلقین کے ساتھ تفرقہ اور افتراق سے بچنے کی ہدایت ہے۔ کہیں شہد کا کلموں کے اتحاد اور نظم و ضبط کی متبادر مثال دے کر ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہونے کا سبق دیا گیا ہے۔ اور کہیں چیرنہیوں کی تقاضوں کو دس اجتماعیت کے لئے نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

پھر فطرت انسانی چونکہ بنیادی طور پر خلیقِ الْاِنْسَانُ صَرِيفًا کے تحت خطا و نسیان سے ترکیب پاتی ہے۔ اس لئے قیامِ نماز کے ذریعہ سے یہ استقامت فرمایا گیا کہ خدا و رسول کی وحدانیت اور رسالت پر ایمان لانے والے روزانہ پانچ وقت ایک مقام پر جمع ہو کر ایک امام کی قیادت و رہایت میں اجتماعیت کا مظاہرہ اس نظم و ضبط اور اس شان سے کریں کہ سارا اجتماع یک جان ہو کر اور ایک آواز کے تابع ہو کر رکوع و سجدہ کرے۔ اور یہ سب سن عقین و دلورق سے شروع ہو کر اس وقت تک کہ جان جان آخرین کے سپرد ہو جائے، جاری رہے۔ اور اسلامیان عالم کے ذہنوں میں اتحاد و اجتماعیت اس طرح جاگزیں ہو جائے۔ اور قلوب کے اندر یوں راسخ ہو جائے کہ کوئی بیرونی مخالفت کوشش کسی بھی وقت اس پر اثر انداز نہ ہو۔

یہ سارے اسباق اتنے مادہ۔ سہل۔ عام فہم اور دلنشین ہیں کہ فطرت انسانی کی سادات انہیں قبول کرنے کے لئے بغیر کسی دلیل کے مستعد ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ بعض انسانی فطرتیں اپنی کبی یا بنی کے باعث نفسِ انارہ کی تارکیوں میں یوں جھٹک جاتی ہیں کہ اپنی ہی شہرہ چینی سے صراطِ مستقیم کو کھو دیتی ہیں اور تعزیرت کی راہ پر گامزن ہو کر اس خدا کی ہستی پر بھی دلیل چاہتی ہیں جو ہر آن اپنی عظمتوں کے ساتھ ان کے سامنے جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور پھر بعض فطرت انسانی افراد کی اس طرح شکار ہوتی ہے کہ وہ عقبر ترین پتھر کے ٹکڑوں کو تراش کر اس کے سامنے سجدہ بیز ہوجاتی ہے۔ اور خدا کی بخشی ہوئی عظمتوں کو خود تراشیدہ احصام پر خیران کر دیتی ہے۔

اجتماعیت اسلامی کے لئے خدائے تعالیٰ کے قائم زبودہ مضبوط نظامِ خلافت ہی پر نظر کیجئے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دھال کے بعد ایک عرصہ تک خلافتِ راشدہ کی برکتوں سے منتفع ہونے کے بعد اور بد جاننے کے باوجود کہ یہی نظامِ اسلام کے استحکام کی ضمانت ہے، کچھ بد قسمت اور فطرت میں کمی رکھنے والے لوگ ایسے اٹھے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اس حصارِ اسلام کو منہدم کرنے کی کوششیں کیں۔ اور خدا کی اس نعمت سے غرم ہو کر اپنی بد سنجی پر ٹھہر گئے۔ اور پھر صدیوں تک اہل اسلام نظامِ خلافت سے محرومی کے باعث افتراق و افتکار کا شکار ہو کر پستیوں کی طرف ٹھٹھکتے رہے۔ بعض معلقوں میں خلافت کے حق میں برنگِ فریاد آوازیں اٹھتی رہیں۔ لیکن وہ سوادِ اعظم کے مخالفانہ شور میں دبا کر رہ جاتی رہیں۔

اب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ علیٰ منہاجِ النبوة کا نظام پھر قائم فرمایا ہے۔ اور ہم گزشتہ ۷۷ سال سے اس بابرکت نظام کی برکات سے منتفع ہو رہے ہیں۔ ہم نے لَيْسَتْ خِلَافَتُهُمْ كِذْبًا خَدَائِيًّا کے لئے بشارت کو اپنے سینے سے یوں لگا رکھا ہے کہ ہمیں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اس کے لئے کسی اور دلیل کی

اخبار احمدیہ

تقادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۲ ہجرت (مئی) کی اطلاع نظر ہے کہ "کل حضور کو کچھ اور کے لئے حرارت ہو گئی تھی۔ جس کے بعد بخار نازل ہوا گیا۔ ابھی کوروری باقی ہے۔"

اجاب اپنے محبوب امامِ ہمام کی وصیت و سلامتی و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں نازِ المرای کے لئے درود دل سے دعا میں جاری رکھیں۔

تقادیان ۱۹ ہجرت (مئی)۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بغضِ تقاضے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

تقادیان ۱۹ ہجرت۔ محرم صاحبزادہ مرزا وہیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع دو چھوٹے بچوں کے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ مقدس خاندان کے دیگر افراد ناعالِ جبر اداستے واپس تشریف نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ضرورت ہے۔ کیونکہ "آفاتِ آداب و اہل آفتاب" کے مطابق ہم نے نظامِ خلافت کی برکتوں کو ہر آن آسمان کی پہنائیوں سے اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب آفات و مصائب ہمارے ایمانوں کے لئے کارفرما ہوں، تو ہم آسمان سے نکلنے ہوتی اس رسی کو پھینکے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ تھام لیتے ہیں۔ ہماری آنکھوں کی گرفت اس رسی پر اور بھی مضبوط ہوجاتی ہے۔ اور ہماری نگاہیں اپنے پیارے امام کی جنبش لب پر لگی رہتی ہیں۔ اور قلوب اس جنبش لب سے پیدا ہونے والی آواز برعل کے لئے بیتاب ہوجاتے ہیں۔

یہ تو ایک سلمہ اسلامی عقیدہ ہے کہ خلیفہ وقت کا وجود اپنی استیجاب و دعاؤں اور اپنے تقویٰ و طہارت کے ذریعہ سے اور پھر اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے قرب کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک تعزیرت کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے امدتِ الصادقین رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اَلْاِمَامُ حَبِطَ مِنْ وَرَائِهِ"۔ چنانچہ ہم افرادِ جماعت احمدیہ علیٰ وجہ البصیرت خدائی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت واقعی جماعت کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے۔ جس کی قیادت میں اہل جماعت بڑی بڑی مہات کو سر کرتی ہے۔ وہ خلیفہ وقت کے ارشادات و ہدایات کی تعبیل کے تحت وہی عرصہ میں انکاف و اطرافِ عالم تک پیغامِ حق پہنچا دیتی ہے۔ اور آفات و مصائب میں گھر جانے ہر اس کے افناخِ قدرت سے سکون پاتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کی مشہور زمانہ اینٹی احمدی ٹیوشن کے زمانہ میں جب مخالفت کے طوفان بچھے ہوئے تھے، یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی روحانی وجود تھا جو خدائے تعالیٰ سے تعلق اور قرب کی وجہ سے جماعت کے لئے ایک ڈھال بنا چاروں طرف سے مصائب میں گھر گئی ہوئی جماعت کو ان سکینت بخش الفاظ میں شہرہ شہانہ کہ :-

"انشاء اللہ فتح ہادی ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں بھی دیکھا ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا، تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے۔ گروہ انشاء اللہ مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں گرائیں کہ مدد سے سب دُور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کام خدا خود سنبھالے گا۔"

خاکسار مرزا محمود احمد ۱۳/۴/۶۱

اور پھر واقعی ایسی ہی ہوئی۔ خدائے تعالیٰ نے مظالمِ جماعت کی مدد کی۔ اور ظلم کے ہاتھ کو روک کر جماعت کو جاوہ ترقی پر ڈال دیا۔

پھر ۱۹۵۹ء میں جب ۱۹۵۹ء سے بھی بڑے پیمانہ پر جماعت کو آگ آؤنوں کے دریا میں سے گزرنا پڑا تو یہ خلافت کی برکت ہی تھی جس کی بروقت قیادت اور صحیح رہنمائی نے کشمیریوں کو جماعت کو سلامت پار آنا دیا۔ اور یہ فرما کر جماعت کو تسلی دی کہ :-

"اللہ تعالیٰ کی قزاقیوں ہماری مدد کے لئے آ رہی ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی نصرت کا وقت قریب ہے۔"

(بند ۲۰-۶-۱۹۶۲ء)

اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قولِ مبارک کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ خلیفہ وقت کا وجود جماعت کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے کھڑے ہر جماعتِ ابتلاؤں اور آزارناستوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ ظاہری ہتھیاروں سے نہیں بلکہ دعاؤں اور نیکی اعمال کے روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر! اللہ تعالیٰ ہمیں تابد خلافت کی برکات سے نوازتا رہے۔ اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو خدمتِ اسلام کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

خلافتِ حقہ اسلامیہ

تقریباً سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

تَشْهَدُ الْوَلَدُ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سب اٹھ کر

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَ اللَّهُ الْكَلِمَاتِ الْمَتِينَا
مَنْ لَعَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحِينَ
لَيَجْعَلَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفْنَا السَّيْفِيْنَ
قَبْلَهُمْ وَ لِيَمِيزَنَّا بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَهُمُ الَّذِي آتَيْنَاهُمُ
لَهُمْ وَ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الْآيَاتِ
فِيهِمْ حَوَافِظَهُمْ أَمْ سَاءَ
بِعِبَادِهِمْ وَ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ
فِي شَيْئَاتٍ ذَاتَ مَعْنَى
بَعْدَ ذَلِكَ فَأَوْكَلْنَاهُ
الْفَسْفُسَاتِ ۝

(التورہ)

اس آیت کے متعلق تمام بچھے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اذو کلتی خلفاء راشدین بھی اس کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافتِ اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اسے خلافتِ حقہ اسلامیہ پر اہل ان رکھنے والے مولانا (پچھلے یہاں خلافت کا ذکر ہے) اس جگہ آمنڈا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو گیا ہے۔ پس یہ آیت ہمارے لیے متعلق ہے خبر مابین کے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے اور نئے خلافتِ حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کے لیے کوشش رکھنے والے قائم سے اللہ ایک وعدہ کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم میں سے زمین میں اسی طرح خلفاء بنائے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا۔ اور تم ان کے لئے اسی دین کو جاری کرے گی جسے جو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا کو پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا

میں جاری رکھے گا۔ اور اگر ان پر کوئی غم آیا تو ہم اس کو تبدیل کر کے اس کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توجید کو دنیا میں قائم کریں گے اور شکرگشا نہیں کریں گے۔ یعنی شکر ملامت کی توجید کرتے رہیں گے۔ اور اسلام کی توجید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے، خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا۔ تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرط یہ وعدہ کیا ہے، اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا لیکن اگر پیشگوئی کرنا تو مجھ پر الزام ہونا کہ میری پیشگوئی چھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی۔ بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اور شرط یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافت نہ ہو گے اور اس کے مطابق عمل کرو گے تو پھر میں خلافت کو تم میں قائم رکھوں گا۔ میں اگر خلافت تمہاری ہاتھوں سے نکل گئی تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافت نہیں رہو گے، کافر بالخلافت ہو جاؤ گے۔ اور صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے۔ اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے۔

خلافتِ حقہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ "خلافتِ حقہ اسلامیہ" اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسیٰ زبیر میں خلافت موسیٰ زبیر پر دو حصوں میں تقسیم تھا۔ آپس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنگ تھا، اور آپس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے کہ میں بھی خلافت کے دو دور ہیں۔ ایک دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوا۔ اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی۔ اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اولی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستہ رہے تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک رہے گا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیتوں کی تفسیر میں بھی ثابت ہو چکا ہے ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافت قائم رہا اور خلافت کے قیام کے لئے تہاوری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے زمین میں سے اور تمہاری جماعت میں سے میں خلیفہ بنانا چاہوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

مَا كَانَتْ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خَلْفَانِ ۝

(جامع الصغیر للبیہقی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جبراً حکومت ہوگی۔ یعنی جبراً ہی اگر مسلمانوں پر حکومت کریں گی۔ جو بد دوستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علمی منہاج السنوۃ ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ ویسی ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔

مشکوٰۃ باب الاذکار والاختیار

نبیوں کے بعد خلافت کا دو زمانہ کریم میں دو دور آتا ہے۔ ایک تو یہ دور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بعد خدا تعالیٰ نے ہذا امر میں اہل خلافت اس طرح دئی گئے کہ ان میں سے مصلح موعود علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور پھر ان میں سے بارشہا بنائے۔ نبی اور بارشہا بنا کر توشیحہ تاملے کے اختیار میں ہے۔ ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے وہ اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ نے نبی سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے چنانچہ عیسائی اس کیلئے انتخاب کئے ہیں اور اپنے میں سے ایک شخص کو پڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور

پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں۔ مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ پھر ان سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ

كَمَا اسْتَخْلَفْنَا السَّيْفِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسیٰ سلسلہ کے مشابہ ہوگا۔ میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محققاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعود آجائے گا تو میں طرح مسیح ناصری کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی۔ اس طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ قطعیاً جو انہوں نے میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمدی مسیح کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو جھٹلایا۔ اور خدا تعالیٰ کو جھٹلایا کہ ایک کزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر پوجتے رہ گئے۔ مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی ہے۔ بلکہ خود قرآن کریم نے ہم دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا۔ اور میری خاص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ جیسا کہ یَعْبُدُونِي لَا يَشْرِكُونَ بِي شَيْئًا۔ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی تو وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اپنی تعلیم دی کہ جس کا ہزاروں حصہ میں انجیل میں بھی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اپنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصری کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے اہل ان میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ پھر پانچ آپ کا ایمان ہے۔

اَلْحَدِّثُ الْمَشْرُوحَةُ الْمَشْرُوحَةُ يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ

(تذکرہ طبع اول ۱۳۳۶ھ)

اسے مسیح موعود اور اس کی ذریت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے یہ اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

سے توجیہ کامل اصرہوں میں قائم رکھے گا۔ اور اس کے نتیجے میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گزار ہوگی۔ حضرت سید ناصر کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفہ ہوں گے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ پھر مُذْكَرًا عَامًّا ہوگا۔ پھر تک جبریہ ہوگا۔ اور اس کے بعد خِلَافَةُ عَلِيٍّ مِنْ حَاجِ التَّوْبَةِ ہوگی۔

(مشکوٰۃ باب الافراد والتخیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

”اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھانا ہے تا مخلصوں کی دو جھوٹی خوشنویں کو پامال کر کے دکھا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی تم لگیں مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا“

(الوصیۃ ص ۷)

یعنی اگر تم سیدھے رستے پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت، یعنی خلافت تمہارے اندر آئے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھ لو، گ جھوٹی خاندان ہی سہی، بیس سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آ رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کو ابھی اٹالیسیں سال ہوئے تو کئی نیان پھوٹوں کی خرابی دیکھنے لگی۔

اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ:-
”تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں آگے ہو کر دعائیں کرتے رہو“

(الوصیۃ ص ۷)

سو تم کو بھی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو، کہ اے اللہ! ہم کو مومن باخلافت رکھو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفہ بنتے رہیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں۔ اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر ادیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو میں نے ”قدرت ثانیہ“ کے معنی خلافت کے لئے یہی بیان کیے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا جڑا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:-
”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں بٹھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیۃ کے مطابق حسب مشورہ معتقدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباد حضرت مسیح موعود پر اجازت حضرت ام المؤمنین علیٰ قوم نے جرقادیان میں بچھڑ گئی اور جس کی تعداد اسی وقت بارہ سو تھی والا صاحب حضرت حاجی اعظمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی..... یہ خط بطور اطلاع اعلیٰ سلسلہ کے ممبران کو

لکھا جاتا ہے۔“
(بدر ۲۲ جون ۱۹۳۵ء)
یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس میں مولوی محمد علی صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب دہنہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ معتقدین میں سے وہ اس موقع پر موجود تھے۔ اور انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ سو ان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ یہ جو قدرت ثانیہ کی پیشگوئی تھی یہ خلافت کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیۃ میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کرتے رہو۔ اور خواجہ کے لئے دعائیں کرتے رہو۔ اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم الوصیۃ ہم نے بیعت کی۔ پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ ”الوصیۃ میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ ”خلافت“ کے متعلق تھی۔ اور قدرت ثانیہ سے مراد ”خلافت“ ہی ہے۔ پس حضرت خلیفہ اولؑ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کر لیا۔ پھر حضرت خلیفہ اولؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اولؑ کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے ننانوے فیصدی افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ ”خلافت احمدیہ“ کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

انامک مہر شیخ روشن صاحب تنویر مسخوم

تجھ کو آنکھوں سے میچائے زماں! دیکھ لیا
تو ہی اسلام کا ہے زندہ نشاں دیکھ لیا
زندگی گنش ہے کیا وادی ربوہ کی فضا
ہم نے اس خطہ ارضی میں جتاں دیکھ لیا
نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی رُوح رواں دیکھ لیا
ڈھال ہے جس کے وراء ہوتا ہے یون کا جہاڑ
ہم نے یہ تجربہ سے راز عیاں دیکھ لیا
استغانت ہے خدا کی یہ عبادت تنویر
بزم شوریٰ میں یہی ہم نے سماں دیکھ لیا

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے مختلف شکلوں میں قیامِ خلافت کو دیکھا ہے

مجاہدیت عظمیٰ اور خلافت عظمیٰ اب تاقیامت ہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بضرہ العزیز نے ۱۹۴۵ء کو مجلس انصاریہ، مرکزہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر آیت استخلاف کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے جو نہایت مدلل اور موثر تقریر فرمائی، اس کا ایک اقتباس ہدیہ ناظرین ہے۔ (ایڈیٹور)

تیسری بات بنی ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ نظامِ خلافت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی جماعتوں میں بھی ان لوگوں کے حالات کے مطابق راجح کیا تھا اور جسے اسلام میں بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ اور ایک وعدہ اور اشارت کے رنگ میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جیسے اور مس رسنگ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں خلفاء کا نظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اور اسی طور پر امت مسلمہ میں بھی خلفاء کا ایک نظام قائم کیا جائے گا۔ جو خلیفہ اور مجدد ہوں گے۔ آیت استخلاف میں خلافت کا یہ وعدہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

ہر صدی کے سر پر خلیفہ

بھیجا کرے گا تو اس کے دین کی تجدید کریں گے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے زائد کوئی بات نہیں کی۔ آپ نے جو بھی کہا ہے وہ قرآن کریم کے اصول کی اور قرآن کریم کے اجمال کی تفسیر اور تفصیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”اور جو لوگ وحیِ دلالتِ علی کی روشنی سے متور ہیں وہ ”الذی اعطیہم ذوق“ کے گروہ میں داخل ہیں ان سے بلاشبہ عباد اللہ ہی ہے کہ دنیا وقتاً و فانی مغنیہ قرآن کے ان پر کھول رہتا ہے اور یہ بات ان پر ثابت کر دینا ہے کہ کوئی زائد تسلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں دی۔ بلکہ احادیث صحیحہ میں جملات و اشارات قرآن کریم کی تفصیل ہے۔ سو اس معرفت کے پائے سے اعجازِ قرآن

کریم ان پر پھیل جاتا ہے۔ اور نیز ان آیاتِ نبیات کی کئی سیٹی ان پر روشنی ہو جاتی ہے۔ جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے جو قرآن کریم سے کوئی چیز باہر نہیں۔“ (الحق صاحبہ لدھیانہ ص ۷۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ امت محمدیہ میں ہمیشہ ایک منقہر گروہ پیدا ہوتا رہا۔ جو ناسخ و ناسخ ہو ناسخ رہے گا۔ اور اس منقہر گروہ کو قرآن کریم کے اس وعدہ کے مطابق کہ لا یبسیسہ الا العظہم ذوق اللہ تعالیٰ وقت کی ضروریوں کے مطابق قرآن کریم کے کھنی خزائن اور اسرار میں سے بہت سے اسرار اور بہت سی روحانی دولت عطا کرتا رہے گا۔ پھر وہ وحی و جوالہبصرت اس بات پر قائم ہو جائیں گے کہ جس طرح نبی نوحی باقی قرآن کریم کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو ظہور کے سر دار تھے ان کو ہم سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم کے معارف اور دقائق

سکھلا کر تا تھا۔ اور آپ نے جو بھی فرمایا قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے۔ قرآن کریم سے زائد کوئی بات آپ نے نہیں کی۔ اس وقت حوالہ تو میرے پاس نہیں لیکن مجھے یاد رہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد دوسری جگہ بھی نہایت وضاحت کے ساتھ اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر ارشاد قرآن کریم کی تفسیر ہی ہے جیسے آپ کا ہر فعل اور عمل قرآن کریم ہی کی تفسیر ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا تو آپ نے کہا اگر آپ کے اخلاق مسلموں کو کرنا چاہتے ہوتو

قرآن کریم پر یہ لو

قرآن کریم سے جو کچھ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کر دھایا۔ تو آپ کے اخلاق و قرآن

کریم میں خبریں ہیں۔ کیونکہ آپ کے افعال اور اعمال میں قرآن کریم کے مطابق ہیں۔ ان سے باہر نہیں۔

اب سوال میرا ہوتا ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا یہ قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہے۔ پھر ہمیں اس حدیث کے صحیح معنی معلوم ہوں گے درجہ تعلیمی کما جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اور بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے کہ ہر حدیث قرآن کریم کی آیت استخلاف کی ایک تفسیر ہے اس آیت میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور متعدد سلسلہ ہائے خلافت کا ذکر ہے اور ایک بات کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کی کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد دینی پیدا ہوگا۔ اس لحاظ سے اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بخور سلا لہ کر لیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جہاں بھی آپ نے تجدید دینی پر کوئی بحث کی یا کوئی نکتہ بیان کیا وہاں اسی نکتہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے خلافت کا ضرور ذکر کر دیا (انا ماشاء اللہ) تو آپ نے ساری بحث میں وضاحت بھی اور اشارہ بھی یہ بتایا ہے کہ خلافت اور تجدید دینی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور یہ وعدہ جو دیا گیا ہے کہ

ہر صدی کے سر پر مجدد

آئے گا وہ آیت استخلاف کے وعدے کا ایک حصہ ہے۔ آیت استخلاف میں اس وعدہ سے زیادہ وعدہ دیا گیا ہے یعنی مختلف شکلوں میں خلافت کے قیام کا وعدہ ہے۔ ایک شکل وہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر ارشادات میں جو دوسری شکلیں خلافت کی ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

خلافت کے معنے

یعنی خلافتی نے نے اس امت کے مومنین اور نیکو کاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ اپنی زمین میں علیحدہ بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو مہلتا تھا یعنی اپنی طرف اور اسی طریق کے موافق اور نیز اسی ذات اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورتِ جلالی اور جلالی کی مانند

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ :-
”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ جنہوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی چھنی جاتی ہے اس کو نکل کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں“
(تخلیقات جلد ۴ ص ۲۵۸)
جیسے جو خلیفہ کے معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جانشین کے ہیں جو ضرورت کے وقت تجدید دین کی خاطر آئے۔ اور ان میں صحیح درجہ اسلامی پیدا کرے اور بدعات کو اسلام سے باہر نکال کر ٹھیک کرے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے امت مسلمہ کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بن سکیں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت استخلاف میں جو ”کہنا“ کا لفظ ہے اور جو ”مکنکم“ کا لفظ ہے اس کو اس آیت کے معنی سمجھنے کے لئے ایک بنیادی اہمیت دی ہے۔ آیت نے فرمایا ہے کہ یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جس رنگ میں جس طور پر امت مسلمہ میں خلافت کا نظام قائم کیا گیا تھا اسی رنگ میں اسی شکل میں امت مسلمہ میں خلافت کا نظام قائم کیا جائے گا۔ نبی پبلہ دین حق ایسے حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑھنا چاہتا ہوں جن میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ امت محمدیہ کی خلافت اور امت محمدیہ کی خلافت میں مماثلت قائم ہوتی جاتی ہے۔ آپ ان حوالوں کو پورے سے سنیں اور پھر اس کے بعد ہی معنی باقی تفصیل سے بیان کریں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
”یعنی خلافتی نے نے اس امت کے مومنین اور نیکو کاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ اپنی زمین میں علیحدہ بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو مہلتا تھا یعنی اپنی طرف اور اسی طریق کے موافق اور نیز اسی ذات اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورتِ جلالی اور جلالی کی مانند

جو بنی اسرائیل بن سنت اللہ رکھی ہے اس امت میں بھی طیفے بنائے جائیں گے اور ان کا سلسلہ خلافت اس سلسلہ سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور نہ ان کی طرز خلافت اس طرز سے مائل اور مخالف ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔

عاقبت نامہ کا اشارہ چوکھا استخلف الذی فی من قبلہم سے سمجھا جاتا ہے صاف دلالت کر رہا ہے کہ یہ خلافت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔ سو چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل میں خلیفہ اللہ ہونے کا منصب حضرت موسیٰ سے مندرج ہوا اور ایک قدرت دراز تک وقت بہ وقت ایسا ہی اسرائیلی ہی رہا کہ آخر چودہ (سو) برس کے پورے ہوئے تک حضرت عیسیٰ بن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔

پس جب کہ قرآن کریم نے صاف صاف بتلادیا کہ خلافت اسلامی کا سلسلہ اپنی سلسلہ اور منزل یا اپنی جاتی اور جماعتی حالت کی زد سے خلافت اسرائیل سے نکلی مطابق دشنامہ و باطنی ہوگا۔ اور یہی بتلادیا کہ نئی قرنی عربی مثل موسیٰ ہے۔ تو اس ضمن میں تعلق اور تعلقیت طور پر بتلایا گیا کہ جیسے اسلام میں مرفوضہ الہی خلیفوں کا مشعل موسیٰ ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بارشاہ اور حضرت کے اول درجہ پر بیٹھے والا اور تمام کا صدر اور اپنی روحانی اولاد کا مورثہ اپنے سے علی اللہ علیہ وسلم۔ ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتمہ یا منتہا نسبت نامہ دو سچ ابن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے حکم رکھتی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے۔

(زالہ اولیام طبع اول ۱۳۵۸ھ - ص ۱۳۵)

اسی صفوں کو بیان فرماتے ہوئے کوئی الکر صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ خلافت میں اول درجہ کا مقام رکھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ بنی زبئی میں خلیفہ بنا جا رہا ہوں تو خلیفہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹے اور کمال طور پر

نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات ہے اور کسی کی نہیں اس لئے آپ کو خلافت عظمیٰ حاصل ہے اور اسی لئے آپ محمد عظیم ہیں۔ یہی وہ عظیم سوائے نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کوئی نہیں۔ لیکن سیکسیاکوٹ میں حضرت مسیح بن ماریہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سخاوتی کے لئے ایک مجدد عظیم تھے جو تم گشتہ سخاوتی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔

(لیکن سیکسیاکوٹ ص ۱۳۵)

اور آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ساری دنیا کو تاجی اور ملت سے نکال کر توری طرف لائے تاکہ کام سوائے طرزوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے نہیں کیا ہے ایسا دیکھتے ہیں زمانہ اور اپنی اپنی قوموں کی طرف مبعوث ہوئے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق دی اور ان قوموں کو بھی جن کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے توفیق دی ایک محدود وقت اور زمانہ میں ایک خاص قوم کو انہوں نے خلافت شیطانی سے نکالا۔ اور ان کی استعداد کے مطابق انہیں رہائی سے منظور کیا۔ اگر ایک نئی نفس دنیا میں پیدا ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو صمدی دنیا کے لئے مبعوث ہوا اور اب قیامت تک کے لئے جو جدت عظمیٰ کے مقام پر قائم اور فائز رہے گا اور ساری دنیا کو توری اور ملت سے نکال کر اللہ تعالیٰ نے توری طرف بھیج کر لائے تاکہ کام اس مجدد عظیم کے سپرد ہے۔ اور اسی لئے وہ مجدد عظیم ہے۔

تو اب

خلافت عظمیٰ اس سلسلہ کی نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے

ایسا رنگ میں حدود وقت کے لئے اور بنی اسرائیل کے نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی اللہ تعالیٰ کے مجدد اور خلیفہ تھے لیکن ساری دنیا میں ایک ہی مجدد عظیم تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

عاقبت نامہ کے متعلق جو آیت استخلاف میں لکھا ہے لفظ میں پائی جاتی ہے حضرت مسیح بن ماریہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر اس عاقبت سے عاقبت نامہ مراد نہیں تو کلام غلط ہوا جاتا ہے۔ کیونکہ شریعت موسوی میں چودہ سو برس تک خلافت کا سلسلہ ختم رہا نہ صرف میں برس تک۔ اور صمد ہا طیفے روحانی اور ظاہری طور پر ہوئے۔ نہ صرف چار اور پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ"

(شہادت القرآن ص ۱۳۵)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"کیسی تک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ

اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الامم و کلماتہ ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک ختم ہے اس کی برکات کو یا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں۔

..... اور عظیم کے لفظ سے یہ بتا جا چکی منظور ہے کہ بے گنجی ہی وہ طیفے مقرر کئے گئے تھے جو ایماندار اور نیکو کار تھے اور تم میں سے بھی ایماندار اور نیکو کار ہی مقرر کئے جائیں گے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

بلکہ اس جگہ مع حفاظت ظاہری حفاظت قائمہ و تاثیرات قرآنی مراد ہے اور وہ موافق سنت اللہ کے بھی ہو سکتی ہے کہ جب وہ وقتاً فوقتاً نائب رسول آویں جن میں ظنی طور پر رسالت کی تمام جہتیں موجود ہوں اور جن کو وہ تمام برکت دی گئی ہوں جو نبیوں کو دی جاتی ہیں۔ مسیحا ان آیت میں اس عظیم کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا فِي الْأَرْضِ قَبْلَهُمْ وَلَنُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن دِينِهِمْ إِن يَشَأْ وَإِنَّا لَآتِيَانَهُمْ قَبْلَهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ أَذْكَرٌ لَّا يُشْكِرُونَ فِي مَثَلًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"

(شہادت القرآن ص ۱۳۵)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور قدرت دنیا میں اگر وہ دن میں سے کہہ کر گئے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک عہد پڑ جائے اور حق خاص کا چہرہ چھپ جائے تب اس خوبصورت پہرہ کو دکھانے کے لئے مجدد اور قدرت اور روحانی خلیفے آتے ہیں۔ مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت

میں ایسے ہی ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے ایسا ہی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مقرر تھے اور ان کی توری ہی اسرائیلی کی تقسیم کے لئے کامل تھی۔

لیکن باوجود اس کے بعد توری کے صمد ہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔

پھر فرماتے ہیں :-

"خاندان توری کی تائید کے لئے ایک ایک وقت میں چار چار موسیٰ بھی آئے ہیں۔ آئے ہیں تک بائبل شہادت دے رہی ہے۔"

و شہادت القرآن طبع اول ۱۳۵۸ھ ص ۱۳۵

پھر اس عاقبت نامہ کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں :-

غلامانہ تم میں سے یعنی نیکو کار ایمان داروں کے لئے یہ صمد پھر آ رہا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفہ کرے گا۔ انہیں کی مانند جو پہلے کرنا رہا ہے۔

..... یہ تو ظاہری طور پر رسالت ہے مگر جیسا کہ آیت قرآنی میں عادت اللہ جاری ہے اس کیسے ایک باطنی معنی بھی ہی اور وہ یہ ہیں کہ باطنی طور پر ان آیت میں خلافت روحانی کی طرف بھی اشارہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب حقیقت العلیہ داؤں سے اللہ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ مڑے دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھوں پر روحانی طور پر حضرت ادم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن کی عزت اور باطنی ذلت ہونا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر خود کرتا رہے اور ایماندار خلافت کے پھیل جانے اور دین کے محفوظ ہوجانے کے اندیشہ سے اس کی حالت میں آج ہیں۔

(برایں احمدی طبع اول ۱۳۵۵ ص ۱۳۵)

حضرت مسیح بن ماریہ علیہ السلام نے

کما کی تفسیر

کہتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں جس قسم کے جس رنگ کے جس زمانہ تک۔ جن وقتوں کی تجدید کے ساتھ ظہور پیدا ہوتے رہے

(صدق مجدد ۲۲ دسمبر ۱۹۷۵ء)
 ایک طرف جماعت احمدیہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس میں قائم خلافت کی برکت سے تکلیف دین کا کام اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ دوسری طرف دیگر تمام مسلمانوں کی جمعی خواہت کا نقشہ دیکھئے جو اسی برکت خلافت سے فروم رہی !! ایک مخالف احمدیت شورش کشمیری اپنے اخبار چشمان لاہور میں لکھتے ہیں۔
 " یہ بات فکر و نظر کے ہر امتحان سے باہر ہے کہ مسلمانوں میں ایک انحطاط پذیر قوم کی ساری ترقیوں میں جو توجہ رہی۔ اگر مسلمانوں کے اس انحطاط اور زوال کی تاریخ مرتب کی جائے تو اس میں سب سے زیادہ سبب گروہ کا ہونا نظر آئے گا وہ ہمارے معنی ہوں گے۔ علماء ہوں گے۔ اطفال ہوں گے۔ ڈاکٹروں گے۔ جہنم ہوں گے۔ نوحہ ہوں گے۔ صوفی ہوں گے۔
 حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ادنیٰ طبقہ نہیں اور اب اصل طبقہ بھی کچھ نہیں۔ دین سے عاری ہے۔ اور ہمارا دیندار طبقہ جو عین اور فریب کا دار ہے علم سے خالی ہے۔ یہ ہمارے عوام۔ تو وہ کالافہام ہیں۔
 ان حالات میں اگر کوئی بیسوال کرتا ہے کہ مسلمانوں کے سلسلہ کی کوئی صورت بھی ہے؟ تو ہم اس کا جواب دیتے سے قاصر ہوتے ہیں۔ کیونکہ محسن و جانشین کے انبار سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
 مراجعہ حاصل کشت ترقی ہے !
 چشمان لاہور ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء)
 کتنی بڑی باتوں سے مسلمانوں کا افسوس کیا جاتا ہے !! اس بات پر اور قوت طبیعت سے صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے کے نتیجہ میں ہی جھٹکارا پایا جا سکتا ہے ! خلافت کی ایک بہت بڑی برکت خاندانی ہے قسم کے خوف کو اس میں تبدیل ہونا پڑتا فرماتی ہے۔ خلافت احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالمہ احمدیہ کی وفات کے ساتھ اسی سلسلہ کے کشت و نالود ہو جانے کی پیشگوئی علماء امت کی طرف سے کی جا چکی تھی۔ اور اس کے لئے مختلف قسم کی جوڑ بڑی بھی پیش کی جاتی رہی تھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تبصرہ کرنے کے بعد ایک بہت بڑے معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے آپ کے مشن کی تباہی کے لئے ایک جوڑ بڑی مسلمانوں کے سامنے یہ رکھی تھی کہ وہ لکھتے ہیں۔
 " ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہتے

کو تیار رہی کہ مسلمانوں سے ہونے تو سزا کی کل کی جنی سمندر میں نہیں کسی جلتے تور میں جو ہوگا وہی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلمان یا غیر مسلم تو تاریخ تاریخ مسند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے۔"
 (اخبار دیلی امرتسر ۲۰ جون ۱۹۷۵ء)
 ان کا یہ جواب بھی مندرجہ ذیل ہے۔ ہوسکا۔ بلکہ آپ کی تعینات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر اکناف عالم میں پہنچتی رہی اور ہزاروں ہزار مسید رجسٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آغوش عافیت میں پناہ مانگتی رہی۔
 اس کے باعقاب مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام کس حسرت ناک رنگ میں ہوا؟ وہ آپ کی تاریخ لکھنے والے لکھتے ہیں۔
 " لکھنے والے..... آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزار ہا کتب کی نایاب و قیمتی کتا ہیں تھیں اور جن کو آپ نے بڑی حفاظت سے جمع کیا اور خریدا تھا ان کا خاکہ کر دیا۔ کتبوں کے سبب کا صدر مولانا کو اکلوتے زندگی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کہ جن حضرات کے لئے زندگی تھی۔ اور ان میں بعض تو اس قدر نایاب تھیں کہ ان کا ملنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا تھا۔ یہ صدر جانشین آپ کو آخری دم تک رہا اور حقیقت میں آپ کی ناکھائی موت

ہوا ہے یہ جیساں احرار ہے۔ اس نے تم کو مکروہ سے مکروہ سے کر دینا ہے۔ " مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن خدا کو ہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"
 (سوانح حیات سعید معطاء اللہ شاہ افغانی ص ۷۷ دہشت)
 ایک مشہور احراری ایڈیٹر چوہدری افضل حق صاحب نے ایک کانفرنس کو مخاطب کر کے یہ پیشگوئی کی تھی۔
 " ہمیں خدایا ہر بانی پر لبرو ہر ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دی بریں کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑ دیا۔"
 (تحفیات احرار ص ۷۸)

اب دیکھئے ان دونوں کی پیشگوئیوں میں کیا ایک سچی نکلی۔ عطاء اللہ بخاری صاحب اپنی عمر کے آخری ایام میں ناخبرہ اور قوت گویا ہی ختم ہو کر نہایت ناکام و نامراد اور بے تین و درام ہو کر اس دنیا سے گزر گئے۔ ایک مشہور احراری ایڈیٹر صاحب چوہدری افضل حق صاحب نے جماعت کی تباہی کے لئے ۱۹۶۹ء تک کی سیدھا سفر کی تھی۔ اسی سجاد کے اندر اندر جماعت احمدیہ نے نہ صرف عظیم الشان اور عالمگیر ترقی حاصل کی تھی بلکہ ایک عظیم الشان روحانی مرکز بلکہ لاقیم بھی ملن میں لیا گیا۔ چوہدری افضل حق صاحب بھی ناکامی و نامرادی سے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور ۱۹۷۲ء کے احراری فتنہ کے بعد ہی جماعت احمدیہ نے تو ایک جدید کے نام سے اپنی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں میں رجعت پیدائی تھی۔
 اس کے باعقاب احراری جماعت کا انجام بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ خود بخاری صاحب فرماتے ہیں۔
 حقیقتہً احراری ای تمام رشتہ جہتوں اور عظیم خزانوں کے باوجود رجعت تھے۔ ان کی مثال بد قسمت قوم

کی تھی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ایران کا نوشتہ ہے۔ (سعید معطاء اللہ شاہ بخاری مولفہ شورش کشمیری ص ۷۷)
 " جہانوں کی طرف سے شعور غمت کر کے جینا اور کرکٹوں کی طرف سے مہارمی بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باہمی کشمیری کے انہل کی طرح م اٹھتے ہیں اور پیشاب کی تھک کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔"
 (تاریخ احرار ص ۱۵۷ طبع دوم)
 جی ہاں! جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھنے والے ہر طوفان کا انجام پیشاب کی تھک کا ہی ہوتا رہا ہے۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر فسادات برپا کئے گئے لیکن حسرت ناک طور پر ناکام ہو گئے۔ نتیجہً جماعت احمدیہ کی تعداد دس گنا بڑھ گئی۔ اس وقت چار پانچ لاکھ کی آبادی تھی احمدیوں کی۔ لیکن آج ۴۰-۵۰ لاکھ کے درمیان ہے !!
 ۱۹۶۳ء میں پھر دوبارہ وسیع پیمانے پر حکومت کے زیر سب اور شاہ فیصل کے کینسہ زر کے پھر دس ہر فسادات برپا کئے گئے! سوائے ناکامی و نامرادی کے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ہاں خدائے تعالیٰ نے اپنے قہر کی ایک جھلک پاکستان کے ایک علاقہ قراقرم میں دکھائی۔ اور ہزاروں کی جاہیں تلف ہوئیں۔ اور حکومت کو کروڑوں کا نقصان ہوا۔ عرض ہم خدائے تعالیٰ کے لکھتے ہوئے نشان خلافت احمدیہ کی تائید میں مشاہدہ کرنے رہتے ہیں۔ اور خلافت کی مختلف برکتوں سے منتفع ہوتے رہتے ہیں۔
 دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مسلمانوں بھائیوں کی آنکھیں کھولے تا وہ خلافت حقہ اسلام کو شناخت کر سکیں۔ اور وہ بھی خلافت کی برکتوں سے منتفع ہو سکیں۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

- میرے تین بچے ان دنوں امتحان دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میری طبیعت بھی آجکل کچھ خراب رہتی ہے۔ بچوں کی نمائندگی کا میری کامل شفا پائی کے لئے درویشان کرام اور بزرگان جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔
 خاکسار: محمد طہور حسین، کاشغور (پوری)
- برادر م وی۔ عبدالرحیم صاحب بچی سے اپنی کاروباری مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درویشان کرام اور احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
 خاکسار: رفیق احمد لاداری اسکول ٹوٹک جہد خدایا
- برادر غلام محمد الدین صاحب کو لکھنے والے ایک نئی دکان کھولی ہے۔ کاروبار کے بارگت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درویشان کرام اور احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
 خاکسار: محمد انور خوری مدرس مدرسہ احمدیہ خاں

کے نام سے اپنی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں میں رجعت پیدائی تھی۔ اس کے باعقاب احراری جماعت کا انجام بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ خود بخاری صاحب فرماتے ہیں۔
 حقیقتہً احراری ای تمام رشتہ جہتوں اور عظیم خزانوں کے باوجود رجعت تھے۔ ان کی مثال بد قسمت قوم کی موت کا باعث بنا ہوا !
 ۱۹۳۲ء میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں جیساں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھی ایک فتنہ برپا کیا اور سارے ہندوستان سے احمدیت کو کشت و نالود کرنے اور فنا ہونے کی ایٹم سے ایٹم بنانے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے بڑی تھکی سے کہا تھا کہ " مسیح کی بعثت تو ہم سے کسی کا فکر ڈھنسی ہوا جس سے اب سلسلہ

اللہ دلا بیٹز عوت بیدر اصرار عاصمہ۔
 رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ
 والنصاف)

حضرت عوف بن مالک الاسمعی سے روایت
 ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 تم میرا سے بہتر میں حکام رہو ہیں جس سے تم نجات
 کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔ تم ان پر درود
 بھیجو اور ان کی ترقیات کے لئے دعا کریں کہ
 اور وہ تم پر درود بھیجیں اور تمہاری ترقیات
 کے لئے دعا کریں۔ اور بدترین حکام وہ
 ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض
 رکھیں۔ تم ان پر لعنت ڈالو اور وہ تم پر لعنت
 ڈالیں۔ (روای ہننا ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ
 جب ایسے حکمران جھانکے سرور پر مسلط ہو جائیں
 تو کیوں نہ ہوں ان کا مقابلہ کر کے انہیں حکومت
 سے الگ کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ لا ما اتوا الصلوٰۃ فیکسر
 لا ما اتوا الصلوٰۃ فیکسر ہرگز نہیں ہوگا نہیں
 جب تک وہ نماز اور روزہ کے متعلق تم کو کوئی
 پابندی عائد نہ کریں۔ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی
 عبادت سے نہ روکیں۔ تم انہی اطاعت سے
 ہرگز متنبہ نہ ہو۔ والا من ذلی علیہ والی
 ذرہ یا قی شیعثا من حصیۃ اللہ نلیکیرہ
 مایافی من حصیۃ اللہ ولا یترقی عین یدک
 من طاعتہ سنو۔ جب تم پر کسی کو حکام بنایا
 جائے اور تم دیکھو کہ وہ بعض امور میں اللہ
 تعالیٰ کی معصیت کا ارتکاب کر رہا ہے تو
 تم اپنے دل میں اس کے ان اعمال سے
 سخت نفرت رکھو مگر بغاوت نہ کرو۔

خلفائے راشدین کی سنت پر
 ہمیشہ قائم رہنے اور ان کی اطاعت
 کا حکم

اس کے مقابلہ میں احادیث میں عربان
 بن ساریہ سے ہمیں ایک اور روایت بھی ملتی
 ہے وہ کہتے ہیں۔ ایک دن رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھانی اور
 جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ہمیں ایک
 وعظ کیا۔ وہ عقابا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس
 سے ہمارے آسویں تک گئے اور دل کانپنے
 لگے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔
 یا رسول اللہ صلعم ہوتا ہے یہ الودعی وعظیہ
 آپ ہمیں کوئی وصیت کر دیں۔ آپ نے فرمایا
 اور تم کہ بتقی اللہ والسلمع والناعمہ و
 ان کانت عینا حبشیا۔ میں تمہیں وصیت
 کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو
 اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ۔
 خواہ کوئی چشم غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔
 جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے۔ وہ لوگوں میں
 بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت
 میں میری وصیت تمہیں یہی ہے کہ علیک حبشیت

وسنۃ واخلاق الراشدین المہدیوں۔ تم
 میری سنت اور میرے بعد میں آنے والے
 خلفاء الراشدین کی سنت کو سے اختیار کرنا
 تم کو ایسا۔ تم اس سنت کو مضبوطی سے
 پکڑ لینا۔ وعظوا علیہما بالنواجذ اور جس
 طرح کسی بیزار اور اتوں سے بچو لیا جاتا
 ہے۔ اسی طرح اس سنت سے بچنے کے لئے
 اور جسی اس لئے کہ نہ چھوڑنا جو میرا ہے
 یا میرے خلفاء الراشدین کا ہو کر لیا تاکہ
 وہ نجات والی امور اور تم نبی نئی باتوں
 سے بچتے رہنا فان کل کفریۃ بدعتہ
 وکل بدعتہ ضلالۃ کیونکہ ہر بدعتی
 بات جو میری اور خلفائے راشدین کی
 سنت کے خلاف ہوگی وہ بدعت ہوگی اور
 بدعت ضلالت ہو کر قی ہے۔ ان دنوں
 قسم کے خرابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اول الامر دو قسم کے
 تعلیم لئے ہیں۔

اولاد و راشدہ صفحہ ۱۴۱-۱۳۶

فتنوں کے بارے میں قرآن مجید
 کا احتیاء

قرآن مجید نے امت محمدیہ کو آنے والے
 فتنوں سے خبردار کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ فتنوں
 سے محفوظ رہنے کے لئے نظام کی مضبوطی
 اور استحکام کو بہت بڑا دخل ہے۔ اسلام
 کے دوران اول میں اسلام کی وحدت چھوڑی
 گئی وہی وجہ سے نقصان پہنچا جس کے نتیجے
 میں شیعہ، یسعی، خواری، چیلے، یمنی، مکرہ
 ہو گئے۔ اس کے بعد اسلام کے کئی عرصہ
 میں ضعف اور جردی اور زندگانی کی دیکھنے
 نظر بنا بلکہ دین میں بے لگن ہو کر آئی
 واقعہ ہو گئی۔ جو روافض، ہمیری، قدری۔
 اور اس کی مانند بہت سے گروہ در بند
 کے بڑے جانے سے سیلاب کی طرح اسلام
 میں پیدا ہو گئے۔ حالانکہ صحابہ کے عہد میں
 ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ پھر تابعین کے
 آخر عرصہ میں جاریہ معطلہ، خشیتہ، مہندہ
 نصیریہ۔ قرامطہ، باطنیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ
 پیدا ہوتے چلے گئے۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے خدایا
تعالیٰ کی رہنمائی اور جماعت کا فرض

رسالہ الوصیت ہر احمدی کے لئے مشعل
 راہ ہے۔ علاوہ انہیں خدایا نے حضرت
 مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب
 ”کلیسیا کا وقت کا نسخہ“
 (مذکورہ صفحہ ۵۵۶)

جس کا مطلب یہی ہے۔ کہ دین عیسوی کو
 کلیسا کے نظام سے ہی طاعت ملی ہے اور
 یہی آئینہ روشنی احمدیت کے نظام کی

مضبوطی کے لئے بہت عمدتاً ثابت ہو گیا انشا
 اللہ۔ علاوہ انہیں حضور نے ایک خواب
 دیکھا تھا جس کا مفہوم خاتمہ کے الفاظ میں
 درج ذیل ہے۔ ”مستور خواب میں نظام الدین
 کے مکان میں داخل ہوئے ہیں اور اس
 کے بارہ میں حضور کو بتایا کہ اس مکان
 میں داخلہ کچھ حسی طریق سے مقدم ہے اور
 کچھ حسی طریق سے مقدم ہے۔ اس خواب
 اور ایہام کا خلاصہ یہی ہے کہ خدایا تعالیٰ نے
 اس میں جماعت کی رہنمائی فرمائی ہے کیجا جماعت
 احمدیہ کی ترقی کا ذریعہ خلافت ہوگی اور

مدتہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ
احباب جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مصلح
 موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا چنانچہ اس نیت میں مصلح اور بہت
 درسگاہ کی امانیت احباب جماعت احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو جیسا یہ
 شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ
 افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بقیعہ تعالیٰ بڑے بڑے رُؤس اور گھنڈے
 اور سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر کے
 ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔

احباب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت
 دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہر لمحہ
 بھارت سے ذوق و محنت لے کر وہ اپنے ذہین و بہتر تیار جوانوں کو خدمت دین
 کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کر لیتے ہیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۷۵ء سے شروع ہوگا۔ لہذا خواہشمند
 احباب داخلہ فارم نکالتے ہذا سے منگوا کر ہر حال یکم اگست ۱۹۷۵ء تک
 ملکی کر کے دفتر ہذا کو دلیس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضروریات
 نشیون کر رہے جائیں۔

(۱)۔ بچے کا میٹرک یا کم از کم ڈل پاس ہونا ضروری ہے۔
 (۲)۔ بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
 نوٹ۔ حسب دستور سابق اس سال بھی مصلح موعود احمدیہ تادیان نے مدرسہ
 احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلبہ کی ذہنی، اخلاقی، اور اقتصادی
 حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری
 ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلبہ اور جو قرآن مجید
 ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عمر بھی دس بارہ سال سے مختار نہ ہوں۔
 لئے جائیں گے۔ جو شیوار اور مستحق طلبہ کو داخلہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے
 بھی یکم اگست ۱۹۷۵ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان
تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کے
 بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔
 دیکھیں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں
 صرف اس کا حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اسی کا ہے کہ
 تحریک جدید کے سال رواں کے چوتھا گزر چکے ہیں احباب اپنے ذمہ چندہ کی
 ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

خلافت کے نظام کی مضبوطی حتمی اور
 حسی نشان کی قربانیوں سے پروان چڑھے
 گی۔ جو انہیں خدا کے فضل سے جماعت ترقی پائی
 قربانیوں کا میدان وسیع ہے وسیع تر ترقی
 جائے گا تمام تکرار اور موجودہ حالت
 کا مطالعہ غور کرتے ہوئے۔ ہر احمدی کو
 اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔ خدایا
 تعالیٰ ہر قوم کے بڑے احمدی کو اپنی
 دائمی رضا والی راہ کو اختیار کرنے
 کی ہمیشہ توفیق بخشنے آمین۔

احباب جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مصلح
موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا چنانچہ اس نیت میں مصلح اور بہت
درسگاہ کی امانیت احباب جماعت احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو جیسا یہ
شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ
افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بقیعہ تعالیٰ بڑے بڑے رُؤس اور گھنڈے
اور سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر کے
ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔

احباب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت
دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہر لمحہ
بھارت سے ذوق و محنت لے کر وہ اپنے ذہین و بہتر تیار جوانوں کو خدمت دین
کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کر لیتے ہیں۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری
 ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلبہ اور جو قرآن مجید
 ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عمر بھی دس بارہ سال سے مختار نہ ہوں۔
 لئے جائیں گے۔ جو شیوار اور مستحق طلبہ کو داخلہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے
 بھی یکم اگست ۱۹۷۵ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان
تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کی تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کے
 بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔
 دیکھیں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں
 صرف اس کا حقیر خادم ہوں لفظ میرے ہیں۔ مگر حکم اسی کا ہے کہ
 تحریک جدید کے سال رواں کے چوتھا گزر چکے ہیں احباب اپنے ذمہ چندہ کی
 ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

از مکرّم مولوی محمد انعام صاحب خوری، مدرسہ المدینہ احمیہ قادینا

عزمِ نیک روئی وین صاحب تو میری تو تم
 کے ایک مصرعہ کو میں نے اپنے مضمون
 کا عنوان بنایا ہے۔ اس امر میں کوئی
 شک نہیں کہ کائنات کی ہر چیز خواہ وہ
 نوع ہو یا جنس بزبان جان اس بات
 کی تائید کر رہی ہے کہ خُطر
 نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
 گرمیوں کی راولوں میں ٹھنکتے پتھر
 اپنے بستر میں لیٹے بارہا آپ نے جاند
 ستاروں سے مزین سمعہ عالی دنیا کا
 نظارہ کیا ہوگا اور انجھ شماری کی بارہا
 ناکام کو کشش کی ہوگی — کیا آپ
 نے کبھی سوچا ہے کہ یہ چمکتا ہوا اورانی
 جاند، یہ چمکتے چمکتے تارے کہاں سے
 آتے اور کہاں جاتے ہیں؟ ہم ان کم
 کتاوں میں تو آپ نے نظامِ شمسی کا
 باب ضرور پڑھا ہوگا۔ اور ان بات
 کو معلوم کیا ہوگا کہ یہ چاند اور ستارے
 اور شماری زمین، اسی طرح تمام معلوم
 اور غیر معلوم ستارے سورج کو اپنا
 محور بنائے ہوئے اس کے گرد گزرتے چکر
 کھاتے رہتے ہیں۔ اور یہ چاند ستارے
 سب ہی سورج سے لگائی حاصل کر کے
 تارک راولوں کو اپنی چاندنی میں لہلاہتے
 ہیں۔ اسی گردش کے نتیجے میں دن اور
 رات، ماہ و سال اور صدیاں بنتی آتی
 ہیں اور جب تک خدا تعالیٰ کے علم میں
 ہے یعنی جی جائیں گی، بہر حال اس نظام
 میں سورج کو ایک بینادی حیثیت حاصل
 ہے۔ اگر سورج نہیں تو نہ چاند ہوگا نہ
 اسی کی چاندنی۔ نہ ستارے ہوں گے
 نہ کہکشاں! حسن الخالقین نے جلد
 ستاروں کو سورج کے تابع کر کے اس
 عظیم الشان نظامِ شمسی کو قائم فرمایا۔
 کسی آپ کو شہد کے چھتے اور ٹھونڈے
 کو چھتے کا اتفاق ہوا ہوگا، آپ نے
 مشاہدہ کیا ہوگا کہ کس قسم انسان کے
 تحت وہ شہد حج کرتی اور ان کی حفاظت
 کرتی ہیں۔ ایک ان میں رانی لکھی ہوتی
 ہے جس کا سب کہا جاتا ہے۔ اور اس
 طرح ان کے سارے کام ایک تنظیم
 کے ماتحت ہوتے ہیں۔
 کبھی آپ نے اپنے گھر کی دیواروں
 پر بیرونیوں کی قطاریں دیکھی ہوں گی

ایک قطار آ رہی ہے اور دوسری جا رہی ہے
 دو روئے قطاریں کسی تندہی اور لگن سے
 اپنے کام میں مصروف نظر آتی ہیں، ان
 کا بھی اپنا ایک سردار ہوتا ہے جس کے
 علم پر ان کے اپنے سارے کام انجام
 پاتے ہیں۔
 اس سے کچھ قریب کبھی آپ نے اپنے
 جسم کے متعلق غور کیا ہوگا۔ وہاں بھی
 یہی چیز کارفرما نظر آتی ہے۔ بدن انسانی
 کا سارا انتظام دل پر موقوف ہے۔ دل
 کے دھڑکنے سے انسان کی زندگی ہے
 ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اپنی دھڑکن کو
 سکوت میں بدل دے تو انسانی ڈھانچہ
 بیکار محض ہو جاتا ہے۔ سناچہ دیکھ لیجئے
 آنکھیں ایک چیز رکھتی ہیں۔ پاؤں اس
 طرف لے جاتے ہیں۔ ہاتھ وہاں کام کرتے
 ہیں۔ منہ کھلتا ہے۔ معدہ ہضم کرتا ہے
 انتریاں اس میں چڑھتی ہیں۔ بگڑن بٹانے
 پھیپھڑے خون صاف کرتے ہیں اور دل
 فسی، نازلیوں کے ذریعہ سارے جسم میں
 خون بانٹ دیتا ہے۔
 غرض کہ کائنات کی جس چیز پر بھی آپ
 نظر کریں یہی بات آپ کے ساتھ میں
 آئے گی کہ ہر نوع میں ایک نظم ہے اور اسی
 کا ایک نظم ہے۔ ایک انتظام ہے اور اس
 کا ایک تنظیم ہے۔ ایک ریوڑ ہے اور اس کا
 ایک نگہبان ہے۔ ایک جماعت ہے اور اس
 کا ایک استاد ہے۔ ایک تنظیم ہے اور اس کا
 ایک ڈائریکٹر جسٹ ہے۔ ایک جوہر ہے
 اور اس کا ایک وزیر یعنی ہے۔ ایک ملک
 ہے اور اس کا ایک وزیر اعظم یا صدر ہے
 اگر یہ سب باقی درست ہیں اور لگنا
 درست ہیں تو بے اختیار ہمارے دل سے یہ
 آہ نکلتی ہے کہ دنیا میں کس قدر مسلمان
 ہیں تو ان کا کوئی امام کیوں نہیں ہے جب استاد
 ہی نہیں تو کمال نہیں ہے، نگہبان ہی نہیں تو
 ریوڑ کی حفاظت کا کیا تصور ہے؟ دل ہی نہیں
 تو آنکھ تک منہ کان ہاتھ ہنسی کام کے؟
 جب سورج ہی نہیں تو کیا چاند اور کئی ستارے؟
 اور جب امام ہی نہیں تو کبھی جماعت اور کبھی
 شیرازہ؟
 معاصرہ "الجمیۃ" دلی نے اپنے جھوٹے
 کے سردار ہر بیوقوفی سمیٹنے ہمارے لئے لکھی
 ہیں "کے عنوان سے نہایت حسرت بھرے

اندر ہی اپنے ایک مشاہدے کا ذکر کرتے
 ہوئے لکھا تھا :-
 "کیا یہ بیوقوفی یعنی صرف مال گاڑی
 کے دنگیوں کے لئے "مقدر ہے"
 ہی نے سوچا "مال کے ڈپوں
 کے لئے انجی ہے کی جارسے انسانی
 قاتل کے لئے کوئی انجی نہیں کی
 یہ ممکن نہیں کہ سماجی ایک "انجی"
 ہو اور سارے افراد ملت اس سے
 ٹھیکہ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں
 دواں ہوں۔"
 "آہ وہ بھیرتو ایک قافلہ نہیں بن
 سکتی، اور آہ وہ قافلہ ہوا ہے
 آپ کو ایک انجی کے سپرد کرنے
 کے لئے تیار نہیں۔"
 (صفتِ روزہ، الجمیۃ جمعہ ایڈیشن
 فروری ۱۹۵۲ء)
 یہ حسرت اور یہ تکتا فطرت کی بے اعتبار
 آواز ہے۔ کاش! مسلمان کے دل میں
 یہ آواز ایک سپہمان برپا کر دے اور مسلمان
 یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ آخر ایسا کیوں
 ہے؟ خیر امت کے کارواں کا قافلہ نہیں
 ہے؟ شاید کہ خلافت کی ہی کا
 انتظام فرمایا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر
 ملت کی زندگی محال ہے۔ علامہ اقبال نے
 شاید اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے
 لکھا تھا :-
 خلافت کی بنا ہو پھر سے استوار
 لاکھوں سے ڈھونڈ کر اس کا لفظ بگڑ
 اسی حسرت و داس کی رنگارنگیوں نے
 کبھی شاہِ تری کو اپنا لفظ مرکزی سمجھا
 اور کبھی شاہِ فیصل کی طرف امید بھرتے دل
 سے دیکھا — لیکن رداءِ خلافت کا
 بہنا یا بہنا، انسان کے ایسے نفس
 کی بات نہیں، اسی احتمال و خدائی
 نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور سورہ
 نور میں نہایت وضاحت کے ساتھ فرمایا
 ہے کہ جب تک امتِ محمدیہ کے افراد ایمان اور
 اعمال صالحہ کی شرط پر قائم رہیں گے ہی
 ان میں خلافت حقہ کا سلسلہ جاری رکھا
 گا۔ چنانچہ جب تک ایمان اور اعمال صالحہ
 کی شرط مسلمانوں میں قائم رہی خلافت
 راشدہ کا قیام رہا اور جب ایمان اور
 قسرتوں (جو اعمال صالحہ کی جاتی ہے)

شریاستار سے پر چلے گئے تو خلافت کا بھی خاتمہ
 کر دیا اور مسلمان اس نعمتِ عظمیٰ سے ذہنی
 طور پر محروم کر دیے گئے۔ اور یہ سب کچھ خیر
 صادق سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیش خیروں کے مطابق ہوا۔ چنانچہ آپ نے
 ایک اور ایک دو کی طرح نہایت تفصیل کے ساتھ
 اس امر کو بیان فرمایا تھا کہ
 "میرے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ
 کا سلسلہ شروع ہوگا اور جب تک خدا
 تعالیٰ چاہے کا سلسلہ جاری رہے گا
 پھر خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ختم کر دے
 گا۔ اس کے بعد خدا ظالم بادشاہوں کا
 دور آئے گا جب یہ دور بھی گزرے گا
 گا تو ہماری حکومت کا زمانہ آئے گا اور
 جب تک خدا تعالیٰ کی مرضی ہوگی یہ دور
 چلتا رہے گا جب یہ زمانہ بھی گزر جائے
 گا تو پھر سے خلافت علی منہاج
 النبوۃ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا"
 (مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۱)
 اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ قیامت تک چلتا چلا
 جائے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کے بعد ہی اور نظام کی خبر نہیں دی بلکہ
 خلافت علی منہاج النبوۃ کے دوبارہ شروع
 ہونے کی نشانتیں سن کر کھینچ ہو گئے۔
 حضرت یحییٰ بن مویز علیہ السلام نے اپنی کتاب
 "شہادۃ القرآن" میں فرمایا ہے :-
 جو شخص خلافت کو نہیں چاہتا
 ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کو
 خالی کو نظر انداز کر لیتا ہے اور نہیں جانتا
 کہ خلافتی کا بار اورادہ اور کلمہ نہ تھا کہ
 رسول کریم کی وفات کے بعد صرف نہیں
 برس تک رسالت کی کرسیوں کو طیفی
 کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر اس
 کے بعد دنیا تباہ ہو جائے تو پھر پورا
 نہیں۔"
 امتِ محمدیہ کی تاریخ ایک کھلے باب کی طرح
 سامنے ہے جو مذکورہ مشکوٰۃ کے ایک ایک لفظ
 پر پھر صداقت ثبت کر رہی ہے۔ خلافت راشدہ
 کا زمانہ ختم ہوا تو ظالم بادشاہوں کا دور آیا
 پھر اس کے بعد ہماری حکومت کا دور آیا اور
 جب جو ہویں صدی آئی تو ادھر اسلام کی
 فتنائے نانیہ کی تباہی پوری تھی اور ادھر دلوں
 کی حسرتی اور تباہی بے اعتبار اندر ہی
 تھیں۔ چنانچہ کلابور کے "تجدید تنظیم اپنی
 حدیث کے "ایڈیٹر کے الفاظ میں مسلمان
 کی یہ تباہی نہیں تھی کہ :-
 "اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں
 ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاجِ نبوت
 کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہوسکتا ہے
 کہ ملتِ اسلامیہ کی بگڑی سورتوں
 اور رد ٹھانے ہوا چمچہ سے تن جائے

اور کھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامہ کی یہ بات کسی طرح اس کے سرخ سے نکل کر سامعین عافیت سے مٹ کر ہو جائے۔
 (تنظیم اہل حدیث ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء)
 ہم کن الفاظ میں اہل سمیرت کھربے دلوں کو یہ مژدہ سنائی کہ ۲۷ مئی ۱۹۶۹ء کا دن اسلام و احدیت کی تاریخ میں خوشی اور شادمانی کا پیغام لیا۔ اسی مبارک دن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نامیہ کا ظہور ہوا۔ اور اہل وعدہ اور اہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا اور خلافتی م کے فضل سے اسی خلافت حقہ اسلامیہ کی قیادت میں کاروانِ احویت پرچم اسلام کو لے کر آج بچار دانگ عالم میں تبلیغی جہاد میں مصروف عمل ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں ستر کٹر و مسلمان رہتے اور بستے ہیں، ان میں سے ۶۹ کروڑ ایسے ہیں جو ذی شرف بھی ہیں اور تسلیم یافتہ بھی، ان کے پاس اقتدار و حکومت بھی ہے۔ لیکن ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں دوسری طرف ایک کروڑ جماعت احمدیہ کے افراد جو منطیس و نادار اور اقتدار و حکومت سے کوسوں دُور ہیں، لیکن ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہے نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ایک کروڑ کی جماعت تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے سلسلہ میں جو تنظیم انسان کارنامے سر انجام دے رہی ہے اس کا عشر عشر بھی افریقہ و شقت کا شکار ۶۹ کروڑ مسلمان نہیں کر سکتے۔ آہ وہ قافلہ جو اپنے آپ کو ایک انجمن کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور یہ کوئی زبانی دعویٰ نہیں بلکہ ایک دنیا نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مشہور سماجی و مسلم لیڈر مولانا ظفر علی خان لکھنؤ اخبار "تھینڈر لاپور" نے لکھا :-

..... گھر بیٹھ کر احمدیوں کو بُرا بھلا کہہ لینا نجات آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کی یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپی ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندرۃ العلماء، دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے ہی متوکل مسلمان نہیں جو چاہیں تو بلا وقت ایک اچھے مسن کا خرچہ اپنی گھر سے

دے سکتے ہیں.....
 (اخبار زمیندار، لاہور کیمبر ۱۹۶۹ء)
 کہا جاتا ہے کہ تنظیم اہل حدیث سے ایک کروڑ کا حجم غنیمت منسلک ہے۔ اور اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد اسی اتنی ہی ہے۔ آئیے اس امر کے ثبوت میں کہ غر
 "نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر" ہم دونوں جماعتوں کا ایک واقعاتی موازنہ پیش کرتے ہیں۔ تا فارغین کو خلافت حقہ اسلامیہ کی صداقت پر ایک لاجواب دلیل ملے۔

تنظیم اہل حدیث نے ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء سالوں کے ساتھ ہزار روپیہ کا بیٹ منظر کیا۔ اور جو زر عمل اسی تنظیم کے افراد کی طرف سے ظاہر ہوا وہ اسی اپنی سے عیاں ہے۔ جناب عبدالملک رحمانی صاحب ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی بھی تنظیم اور تحریک کی قوت دہلی کا ادھار اس کے افراد کے اعتقاد و ایشاد اور عملی قربانیوں پر ہوتا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اپنے عظیم مقاصد کے لیے تفریح و تفریح اور صحیح موقع کے باوجود اپنے تفریحی پروگراموں کی تکمیل میں مناسب کامیابی حاصل کر رہا ہے کہ افراد جماعت اپنے فرائض اور ان کے عملی تقاضوں سے غافل ہیں۔

اس کو تاجی اور غفلت کی واضح مثال یہ ہے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس ستمبر ۱۹۶۹ء میں جو قرارداد بحث منظور ہو گیا تھا تمام کوششوں کے باوجود دو سال کی طول مدت میں اسی کی تصانیف رقم بھی جماعت نے پوری نہیں کی تھی کہ اجلاس کی موجود رقم دفتر کو موصول نہیں ہو سکیں۔"

..... آپ آنے والے رمضان کے باریک بینی میں... خود بھی تعاون کریں اور دوسرے اہل و عیالین سے بھی تعاون فرمائیں تاکہ ۱۸ اگست ۱۹۷۰ء کی منصفہ شدہ مجلس عالی کی میننگ کا پاس کر دہ ساتھ ہزار روپیہ کا بحث بہر حال اسی مبارک ہمنہ میں فراہم ہو جائے۔ تقریباً ایک کروڑ افراد پر مشتمل جماعت اہل حدیث کے لئے اتنے معنی بھرتی کی فراہمی نہایت معمولی بات ہے۔"

دوسری طرف جماعت احمدیہ کے نوچوہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر ملازمی چندوں وغیرہ پر مشتمل سالانہ ڈو کروڑ ۲۶ لاکھ روپیہ کے بجٹ کے علاوہ غلطی اسلام کی تباہی کے لئے ایک عظیم منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے جماعت سے ۲۴ کروڑ روپیہ کا مطالبہ فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جماعت پانچ کروڑ روپیہ تک جمع کرے گی۔ صد آفریں! کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے بارے میں امام عمام اطہان اللہ عمرہ کی آواز پر لیکھتے

کہتے ہوئے آپ کی امیدوں سے زیادہ ۱۶ کروڑ روپیہ کے وعدہ جات پیش کر دیے جس کی ماہ ب ماہ تصدیق دار و حقول کا انتظام جاری ہے۔
 خلیفہ وقت کی آواز پر ہر کسی کی جماعت کی طرف سے جو زرہ عمل ظاہر ہوا وہ ہمارے امام عالی مقام کے عالیہ پیغام سے واضح ہے جو آپ نے احباب جماعت کے نام دیا اس کا ایک اقتباس بھی ہم بدیہ قارئین کرتے ہیں تاکہ یہ موازنہ ہر طرح ممکن ہو جا سکے اور ہر نکتہ رہی طبیعت اس نکتہ کو جان لے کہ یہ فرق نمایاں محض ارضی خلافت حقہ کی برکت ہے۔

صغیر انور فرماتے ہیں :-
 "میں نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر جماعت احمدیہ بیرون کی تربیت اور اشاعت اسلام کے کام کو تیز کرنے اور غلطی اسلام کے دن کو قریب تر لانے کی ایک ہم کا آغاز کرتے ہوئے "صد سالہ احمدیہ جو تبلیغی منصوبہ کے نام سے ایک بہت بڑے منصوبہ کا اعلان کیا تھا۔ اور غلطی جماعت سے اپیل کی تھی کہ وہ فراہمی

سے "صد سالہ احمدیہ جو تبلیغی منصوبہ" میں اپنے چندوں کے وعدے لکھوائیں جو آئندہ انہوں نے ہندوستان میں پورے کرنے ہوں گے۔
 علی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے میری آواز میں اثر پیدا کیا اور جماعت نے بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اسی تحریک میں بڑی فراخ دلی سے وعدہ لکھوائے جو اصل تحریک سے بچی لگا گیا

زیادہ تھے۔ الحمد للہ علی ذلک! پس ایک طرف حسرت، ناامیدی اور افسوس ہی افسوس ہے اور دوسری طرف قلوب میں لبتا نشأت ہے انگلیں اور دلوں میں اور زبانوں پر خدائے الٰہی کی حمد کے ترانے ہیں اور عملی پیہم۔!!

ہمارے ان بھائیوں کی حالت تو واقعی اس شکر کی صداق معلوم ہوتی ہے کہ وہ بارانی تیز گانے میں عمل کو جانیا ہم سچو نالہ تیریں کاروان رہے خدائے الٰہی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بھائیوں کو سمجھ عطا فرمائے تا وہ خلافت حقہ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں اور تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے کاموں میں ہمارے شریک بن جائیں۔ ورنہ صرف زبان سے اچی اس حسرت کا اظہار کرنا کہ کاش! ہمارا بھی کوئی "انجمن" ہوتا، ایسے معنی رہ جاتا ہے جب کہ ہم خود اپنے آپ کو "اس" انجمن کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں۔
 وَاخْرُجُوا مِنْهَا لَعْنَةُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

دریش فند

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رحمہ اللہ مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں :-
 "در اصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرے حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجالا دیں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو تو جہ کے انتشار کا باعث ہو مطلقاً ہم پر درپوشوں کا یہ احسان ہے کہ کھڑی قرآنی کر کے قادیان میں ہماری نامزدگی کر رہے ہیں۔ پس یہ اعداد ہرگز حدتہ و غیرت کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک فتنہ کا حصہ ہے جو شکر اور تقدیر الٰہی کے رنگ میں ہم بامہندوستانی دولت و درپوشوں کی عزت میں پیش کرتے ہیں۔"
 احباب دریش فند کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر مرکز قادیان سے تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ناظر ہمتی المال امدق: بیان

قیادت میں خدمت دین کرتا ہوا آگے
 یہی آگے چلت چلا جائے اور یہ وہی دوسرے
 خلیفۃ المبعوثین ابدا اللہ تعالیٰ ہرگز العزیز
 ہے کہ جس کے بارہ میں حضرت مصلح موعود
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ میں بشارت
 دی کہ -

دو پس میں ایسے شخص کو جس کو خاندانی
 خلیفہ نالائق بنائے اچھی سے بشارت
 دیتا ہوں کے اگر وہ خاندانی پر ایمان
 لا کر کھڑا ہوگا تو اگر دنیا کی حکومتیں
 بھی اس سے ٹکرائیں گی تو تیرے مزید
 ہو جائیں گی

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلیل اللہ تعالیٰ
 صبران رابطہ عالم اسلامی) جو اجماع کو ختم
 کرنے کے منصوبہ بنا رہے تھے۔ اور جو کچھ
 ان سے بن سکا انہوں نے کیا اور دنیا کے مسلمانوں
 کو آپوں نے اجماع کے خلاف یوں کانٹا چاچا
 اور بین الاقوامی طور پر مخالفت کی کہ کسی
 طرح اس جماعت کو ختم کر دیا جائے مگر ذرا
 ہوش رکھئے کیجئے! ممبران رابطہ عالم اسلامی اور
 نوٹ کریجئے مولوی ابوالحسن ندوی صاحب
 کے اس بات کو کہ اجماع کی مخالفت میں
 اور خصوصاً خلافت نالائق سے ٹکر لینے کا انجام
 وہی ہوگا جو اس سے پہلے سید زین العابدین
 دہلوی، مولوی محمد حسین جالوی اور مولوی شہاد
 اللہ امرتسری کا ہوا۔ یہ وہ آسمانی نیکان ہیں
 کہ جس سے وہ بے شک سچے مسلمان مٹ کر
 اس جماعت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ انشاء
 اللہ تعالیٰ۔ جماعت احمدیہ ملکان میں پیسے کی
 اور تمام دنیا میں بیچم اسلام کو بلند کرے گی۔
 احمدیہ سب کام جو ہو رہا ہے ابھی آئندہ
 ہوگا وہ حق اور حق خلافت کی برکت اور
 خلافت کے ذریعہ ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی
 دہشتہ درانیاں عرصہ ۸۵ سال سے جاری
 ہیں اور ان کو ان کوششوں میں کہاں تک
 کامیابی حاصل ہوئی وہ اخبار المیزان کے
 مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے کہ :-
 "ہمارے بعض واجب الاجرام بزرگوں
 نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے تادیبات
 کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے
 سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے
 سے زیادہ مستحکم اور زیادہ وسیع
 ہوتی چلی گئی ہے مرزا صاحب کے
 بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان
 میں اکثر تقویٰ - تعلق باللہ - دیانت -
 خلوص - ایم - اور اثر کے لحاظ سے
 پہاڑوں جیسی شخصیت رکھتے تھے۔
 ... ان کا ہر کی تمام کا دشمنوں
 کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے
 (المیزان ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف خلافت
 کی برکت ہی ہے کہ پہاڑوں جیسی شخصیتیں
 اور پیٹرو بالہ اور ستار شخصیتوں ذلت و کج
 جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آئے
 مگر اس آسمانی چٹان سے بعد میں چٹک
 کر رہ گئے۔ اور اس کا کچھ نہ بچ سکے۔
 جماعت احمدیہ نے مخالفت کے باوجود
 دن دوئی اور رات چوکی ترقی کی -
 و افضل صا شدت بلہ الاعزاء -

خلافت کی اہمیت

ابھی تک میں نے خلافت کی برکات
 کا ایک بڑا سا خاکہ پیش کیا ہے۔ اب
 شہر طور پر اس کی اہمیت عرض کرتا ہوں
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
 بزرگ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت
 عثمان بن عفان کی خلافت کے خلاف یوں
 ہوسے منصوبوں کو دیکھ کر فرمایا -
 جبہت لخصا بخرمض الناس فیہ
 یروجون الغلانیۃ انہ
 نزول دیو زالت نزل الغیر
 منہم ولا توابعہم مکارا
 ذلیلا۔ و کائنوا کما لیسعود
 و انصاری سوا و کلھم
 ضلوا السبیل۔

تاریخ ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۳۱
 ترجمہ - اے ان لوگوں کی باتوں سے
 تعجب ہوتا ہے جو چاہتے ہیں کہ خلافت
 ختم ہو جائے تاہم یہ ہے کہ اگر خلافت
 جاتی رہی تو یہ لوگ ہر شہر پر رکت
 سے محروم ہو جائیں گے اور اس کے
 بعد پوری طرح ذلیل ہو جائیں گے۔
 اور پھر فروری میں وہ جیسا ہوں اور
 یہودیوں کی طرح ہو جائیں گے اور
 سب گمراہ ہونے کے برابر ہوں گے۔
 حضراتِ اخلافت کی اہمیت ملاحظہ
 فرمائیے کہ اگر خلافت نہ ہو تو لوگوں کو تیر
 و برکت کہاں سے ملے اور ذلت کے سوا
 کچھ نہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وفات کے بعد کے انعامات پر نظر
 ڈالنے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ
 اگر مسلمانوں نے خلافت کے ساتھ وابستہ نہ
 ہوتے مگر اہمیت محمدی میں خلافت جہی
 عظیم الشان نعمت نہ ہوتی تو یہ آمدت
 نہ اندرونی طور پر مضبوط ہوتی اور نہ
 بیرونی طور پر اسلام کو درجعت مل
 سکتی اور جب مسلمانوں نے خلافت جہی
 نعمت کو ٹھکرا دیا ہے تو قری کی تو اس کا
 انجام سوائے ذلت کے اور کیا ہوا۔
 مسلمان ذلیل ہو گئے۔ ان کا دانا جاسا
 رہا کوئی نظام نہ رہا۔ کوئی مرکزیت

نہ قائم رہی کوئی حکومت نہ رہی کوئی رہب
 و رہبر نہ رہا۔ اور اس مقصد کے لئے
 اسلام جیسا عظیم الشان مذہب وجود
 میں آیا اس کی فرضی نوبت ہوگی۔
 پس خلافت کی کس قدر اہمیت ہے۔
 کیسے دے نے خوب کہا ہے کہ
 "تقریر کام نہیں دیتا خلافت سب کچھ"
 محمد زکریا قریشی

حرف آخر

اسلام ایک زندگی
 مذہب ہے اسلامی شریعت ہمیشہ قائم
 رہنے والی شریعت ہے۔ اس لئے اسلامی
 خلافت کا مسئلہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔
 اور اس دائمی خلافت کا مسئلہ کبھی
 منقطع نہ ہوگا۔ ساری برکتیں اس خلافت
 میں ہیں۔ اس لئے اس کو مضبوطی سے
 پکڑے رکھنا ہم سب کا فرض الٰہی ہے۔
 حضرت مصلح موعود نے خلافت کی برکات
 پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
 "اے دوستو! میری آخری نصیحت
 یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت
 میں ہیں۔ نوبت ایک ہی ہوتی

ہے جس کے بعد خلافت اس
 کی تاثیر کو دنیا میں پھیلانے
 ہے۔ تم خلافت حقہ کو شہر علی
 سے پکڑو اور اس کی برکات
 حصہ دنیا کو متمتع کرو اور ناخلاق
 تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو
 اس دنیا میں بھی اور پھر
 اور اس جہان میں بھی پھرا رہی
 کرے۔

(المفضل، ۱۲ مارچ ۱۹۶۹ء)
 آخراً میں دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ ہم سب کو الامام خیر
 یقیناً من رزاقہ کے مطابق
 خلیفہ وقت کے راستے کو مضبوطی
 سے پکڑے اور اس کی توفیق عطا
 فرمائے اور اس کی برکات سے
 کما حقہ متمتع ہونے کی توفیق
 عطا فرمائے آمین۔
 قی الخضر و علی نانا
 المحمد لکھ لہ سب
 ایضا علیک =

بقائے عزت انسان خلافت کی بقا پر ہے

ان کو ہم جناب چوہدری عبدالستار صاحب اختر ایم۔ اے
 نہ شمس مدعا پر ہے نہ شان ارتقا پر ہے
 بقائے عزت انسان خلافت کی بقا پر ہے
 خلافت کشتیِ ملت کی امیدوں کا یارا ہے
 تجھ کا بوجھ تو یہ ملت کا لاکھ لاکھ ہمارا ہے
 نہ جب تک کارواں میں ہو امام کارواں کوئی
 نہیں ہو تا کسی کا اس جہاں میں پاساں کوئی
 کلی برب شاخ گل پر نہ تو کھیں کہ پھول ہوتی ہے
 ہو جڑ سے ربط قائم تو دعا قبول ہوتی ہے
 پر آگندہ اگر ہو آتشِ ایمان کی چنگاری
 نہ ہو اگر ربط باہم۔ انجن اس کو تپیں پتے
 کہیں گل ہو۔ کہیں لالہ۔ چمن اس کو نہیں کہتے
 خلافت کیا ہے خود نور خدا کا جلوہ گلہونا
 بشر کا ہرگز موجودات میں برابر بشر ہونا
 جامعہ احمدیہ کے نازقہ التفصیل طلباء کا عنقریب
 امتحان مولوی فاضل شروع ہونے والا ہے۔ اس
 مرتبہ ساری امید دار شریک ہو رہے ہیں۔ جناب جماعت سے سب کی
 نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
 خاکسار بشارت احمد عود تاربان

درخواست دعا

جامعہ احمدیہ کے نازقہ التفصیل طلباء کا عنقریب
 امتحان مولوی فاضل شروع ہونے والا ہے۔ اس
 مرتبہ ساری امید دار شریک ہو رہے ہیں۔ جناب جماعت سے سب کی
 نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
 خاکسار بشارت احمد عود تاربان

اسلام میں خلافت کا الہی وعدہ

اور

خلافت ثالثہ سے متعلق خدائی بشارات

الرحمہ مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلخ اخبار پنجو

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ
وَمَن آتَاهُمُ الْإِيمَانُ أَن لَّيْسَ لَكُمُ
فِي الْأَرْضِ حَسْرَةٌ خَلَقْنَا لِلَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ آلًا مَّا كَانَ
دِينُهُمْ إِلَّا الْإِسْلَامُ الَّذِي
كُنْتُمْ عَلَىٰهِ قَوْمًا
مَّا تَدْرِكُونَ (سورہ نور کوٹھ)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں
اور انہما صاحب حال عمل کرنے والوں سے
وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ
بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے خلیفہ
بنایا تھا۔ اور جو زمین اس نے ان کے
لیے پیدا کیا ہے وہ ان کے لئے اسے چھوڑنا
سے قائم کرے گا اور ان کے خلیفہ کی حالت
کو بعد میں وہ ان کے لئے امن کی حالت
تعمیر میں کرے گا۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے
مومنوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میں
نیماری مضبوطی اور استحکام کے لئے تم
پر خلافت کو قائم کروں گا۔ تاکہ تمہارے خوف
کی حالت کو امن میں تبدیل کر دوں اور ان کی
اسلام شاہد ہے کہ جب تک اسلام میں
خلافت راشدہ قائم رہے۔ مسلمانوں میں
ڈگنی رات چوگنی ترقی کرتے چلے گئے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
قریب تھا کہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر کر رہ
جاؤ خدائے تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق
خلافت کو قائم کر کے مسلمانوں کو منتشر ہونے
سے نہ صرف بچایا بلکہ مستحکم کر دیا اور
خلافت ہی کی یہ برکت تھی کہ چند صدوں
میں ہی تیسرے دیکھ کر ہی کسی دنیا کی عظیم
سلطنتی اسلام کی آغوش میں آگئیں۔
اور تثلیث کدوں سے باہر چلے وقت اللہ
اکبر کی صلا جتدہ ہونے لگی۔

خلافت ایک نعمت الہی ہے۔ اور یہ
نعمت عقلی جب تک مسلمانوں میں رہی
یہ محاذ پر مسلمان کامیابیوں سے ہمکنار
ہوتے رہے۔ لیکن جب یہ نعمت مسلمانوں
سے چھین گئی اس وقت سے وہ سوسیس
اور تیرہوں حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
اور باوجود اس کے کہ دنیا میں سترہ

کر رہے کے قریب اس دلت مسلم آبادی
ہے۔ لکھتے ہر طرف آپس میں برسر پیکار
نظر آتے ہیں۔ دراصل یہ بھی خدائی لوشے
تھے جو برسے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ۔

تكون النبوة فیکمہ ما شاء
اللہ ان تکون ثم یرفعہما
اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافت
علیٰ منہاج النبوة ما شاء
اللہ ان تکون ثم تکون ملکاً
عاصفاً فیکون ما شاء اللہ
ان تکون ثم یرفعہما اللہ
ثم تکون ملکاً جبریاً فیکون
ما شاء اللہ ان لیکون ثم
یرفعہما اللہ تعالیٰ ثم تکون
خلافۃ علیٰ منہاج النبوة۔
(مشکوٰۃ باب الاذکار القذیر)

مذکورہ حدیث میں یہ بیان ہوا ہے
کہ میرے بعد خلافت علی منہاج نبوت کا
قیام ہو گا اور پھر ملک عاص اور اس
کے بعد جبری حکومت اور پھر آخر کار
خلافت علی منہاج نبوت کا دوبارہ قیام
ہو گا۔

اس ارشاد نبوی کے عین مطابق
اسلام میں خلافت علی منہاج نبوت
کا قیام عمل میں آیا اور اس کے بعد بھی
ہی دور اسلام میراٹے جیسے حدیث میں
مذکور ہیں اس پر تاریخ شاہد ہے اور
آخر کار ارشاد نبوی کے مطابق ضروری
تھا کہ خلافت علی منہاج نبوت کا قیام
ہوتا۔

چنانچہ اکیسویں امت اور مسلم لیڈر
اپنی زبوں حالی کو دیکھ کر کچھ کہہ کر قیام
خلافت کی خواہش کا اظہار کرتے رہے
اہل سنت و اجماعت لاہوری طرف سے
شائع ہونے والا رسالہ ”جدو جہد“ دکھتا
ہے۔

سب سے پہلے جو مسلمانوں نے
پہنچا خود مرضی کی بنا پر کیا وہ یہ
تھا کہ خلافت علی منہاج نبوت
کا سلسلہ ختم کر کے دم دیا اور
امت مسلمہ کو پھیر کر کے ریوڑ

کی طرح جنگل میں بانگ دیا کہ
جاڑ پیرو چکو اپنا پیدل پلاہرف
خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا
جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے
ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک
نصب العین مقرر کر کے ان کی
تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا ہے۔
(جدو جہد لاہور ۱۹۶۶ء)

اسی طرح اردنی دردمندوں سے
آواز سن بلند ہوئی مثلاً علامہ اقبال نے
بھی یوں کہا ہے کہ
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لاکھوں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا لقب دیکر
کیونکہ خدائے تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ میں تم

میں خلافت کو قائم کروں گا۔ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ بالآخر
خلافت علی منہاج نبوت کا قیام ہو گا
خدائے تعالیٰ نے ان دردمندوں سے نکلی
ہوئی آواز کو سنا اور ایسا لے کر کہہ دیا
حضرت امام لہدی علیہ السلام کو وقت
پر موجود فرمایا اور آپ نے اپنی زندگی میں
اصحاب اسلام کیا اور کب سے ہوتے تھے
کو منظم کیا نیز آپ نے فرمایا کہ میرے بعد

اب خلافت کا قیام اس لئے ہے کہ
جیسے تک تم میں روحانی
زندگی اور باطنی بنیانی قائم رہے
گی اور میرا مذہب داسے تم سے ترقی
حاصل کریں گے اور یہ روحانی
زندگی اور باطنی بنیانی جو غریبوں
واوں کو حق کی دعوت کرنے کے
لیئے اپنے اندر بیانت رکھتی ہے
یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے
مذہبوں میں خلافت کہتے ہیں۔“
(مشہادۃ القرآن ص ۱۵)

نیز حضور فرمایا کہ
”تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھا
مجھ ضروری ہے۔ اور اس کا آنا
تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ
داعی ہے جس کا سلسلہ قیامت
تک متقطع نہیں ہو گا۔“
(توسیعت ص ۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے
بعد مسلمانوں میں جماعت اجماعیہ کے افراد حضرت
مکرم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ہاتھ پر جمع ہوئے۔ آپ کے دور میں جماعت
نے اسلام کی بے حد خدمت کی اور آپ کی
وفات کے بعد حضرت مسیح موعود رضی اللہ
جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔
آپ کے عہد میں جماعت اجماعیہ کے ذریعہ
بمبارونی تمامک میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام
کے لئے منتظر کھولے گئے اور آپ نے جماعت
کو ہمت رنگ میں منظم کیا نیز آپ نے خلافت
سے وابستہ رہنے اور اس سے مستفیع ہونے
کے لئے جماعت کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ۔

”اسے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے
کہ صوبہ برکنوں خلافت میں پس نبوت
ایک بیخ ہوتی ہے جس کے بعد خلافت
اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی
ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے
پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو
منتفع کرو تا خدائے تعالیٰ تم پر رحم کرے
اور تم کو اس دنیا میں بھی اوجھا کرے
اور اس جہان میں بھی اوجھا کرے۔“
(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء)

خلافت ثلاثہ سے متعلق خدائی بشارات

یہودیوں کی حدیث کی کتاب تلمود میں ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت صلح
موعود رضی اللہ عنہ سے متعلق پیش گوئی پائی
جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
کے برس میں بھی واضح رنگ میں پیش گوئی
موجود ہے کہ۔

IT IS ALSO SAID THAT HE
(PROMISED MESSIAH) SHALL
DIE AND HIS KINGDOM
DESCEND TO HIS SON AND
GRAND SON.

یعنی مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کی
خلافت آپ کے بیٹے اور پوتے میں منتقل
ہو جائے گی۔ (تلمود ص ۱۰۰)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اہل
بتا گیا کہ۔
”مَا نَبَشِّرُكَ بِدُلَاةٍ نَّا ظَلَمْنَا لَكَ
نَائِلًا مِنْ عَمَلِنَا۔“
اس میں آپ کو نائلی بشارت دی گئی
تھی۔ مذکورہ بالا ایہام میں حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث کی بشارت دی گئی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ
المسیح الثانی نے خلیفۃ ثالث بننے والے کو عظیم
لشآن بشارت دی کہ۔
”ہمیں ایسے شخص کو جس کو خدائے تعالیٰ خلیفہ
ثالث بنائے اعلیٰ سے بشارت دیتا ہوں
کہ اگر وہ خدائے تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا

تو اگر دنیا کی کل حکومتیں بھی اس سے ظلم کی تو وہ ہزار ہا بڑے بڑے جہانوں کی اور حضرت مصلح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندانی نے بتایا۔
 میں نے ایک بڑا بڑا دونگا بوسن کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت میں ہرگز نہیں رہے گا۔ (الفضل ص ۵۷، ۵۸)

خلافتِ ثالثہ کا بابرکت دور پہاڑ سا صاف ہے آپ کے عہد میں جس قدر جماعت ترقی کی ہے۔ وہ بھی بے پردہ نہیں ہے۔ چنانچہ آپ کے دور میں انہوں نے نئے نئے طریق و اخلاق کے لئے اس کے ساتھ ساتھ ان کی روک تھام کے لئے نئی نئی بیج بابرکت اور ناجی ترقی کے لئے جنم دیا اور جماعت نے باوجود مخالفتوں کے خاندانی کی تائیدات کے عجیب نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ سے جماعت کی ترقی ہوئی ہے۔ اور یورپی ہے وہ بھی انہیں نفس ہے۔ نیز اسلام کے غلبہ کے اثرات پر احمدی دیکھ رہا ہے آپ نے اس ترقی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

”میں آپ سب کو پوری قوت سے بتا دیتا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی احمدیت نفع مند ہو کے رہے گی، انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بڑھوں اور جوانوں مردوں اور بزرگوں سے بیکار کو کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ اسلام کی نفع کے دن آئیں۔ اگر وہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا نقل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر دے گا۔“
 (الفضل ص ۷۰، ۷۱)

درخواست ہائے دعا
 ۱- میں اور میرا چھوٹا بھائی عزیز محمد عالم کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ تمام بزرگان دین اور احباب جماعت سے مکمل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
 اسی طرح میرے دو چھوٹے بھائی عزیزان شریف عالم اور شمس عالم صوبائی مقابلوں کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ میری ایک بہن، بیٹی اور ایک اور بھائی بی۔ اے

الغرض خاندانی نے نمکنت دین کے لئے اسلام میں خلافت کے قیام کا وعدہ کیا اور اس وعدہ کو آج بھی پورا کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ عامۃ المسلمین باوجود عدد میں کمزوری اور بڑی بڑی حکومتوں کے وارث ہونے کے فرض بیخبر نظر آتے ہیں اور اسلام کی سر بلندی کے لئے بڑے دعوے کرتے ہوئے نئی نئی انجین بنا رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے کھوکھلے منصوبے تو تیار کرتے ہیں لیکن جس طرح یہ انجین انہوں کی طرح آتی ہیں اس طرح طوفانوں کی طرح گزر جاتی ہیں کیونکہ

نظم کچھ کام نہیں دیتا اخلاقت کے بغیر آج جماعت احمدیہ خلافتِ حقہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے عامۃ المسلمین صدیوں تک یہ خدمت اسلام نہیں کر سکتے یہ محض خلافت کی برکت کا نتیجہ ہے۔ آج مسلمانوں کی کمزوری اور زبوں حالی امت کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ

الاصْرُجُنَةُ يَقَاتِلُ مِنَ الرَّأْسِ
 آؤ اور خلافت سے وابستہ ہو جاؤ اور اسلام کی سر بلندی کے لئے کوشش ہو کر اپنی سر ضروری کے سامان پیدا کرو اللہ تعالیٰ عامۃ المسلمین کو ترقی دے کہ وہ خلافت سے وابستہ ہوں
 آمین۔
 رَا خِرَالرَّسُوْنَا ان الْخِصْد
 لَللَّوْرَبِ الْعَالَمِيْنَ

خلافت ہی سے وابستہ ترقی جماعت کی ہے تو کاروانِ دین کی اصلی قیادت ہے محمد امجدی صاحب مشرق

کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ سبھوں کی اعلیٰ ترین کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
 محمد خورشید عالم ڈیپٹی کلرک ریٹائرڈ
 ۲- میری بیٹی امۃ العظیمہ انور میڈیٹ فائنل کا امتحان دے رہی ہے اجابہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کے مطابق اسے بدرجہ اولیٰ کامیابی عطا فرمائے۔
 خاکسار
 محمد عبداللہ بی ایس سی
 حیدرآباد

کبیر مغربی بنگال میں تبادلہ خیالات

شروعاً پیرل میں کچھ غیر احمدی علماء نے ہمارے ایک احمدی بھائی سے تبادلہ خیالات کیا جس میں غیر احمدی احباب ہو گئے۔ پھر انہوں نے اندر ہی اندر اپنے بیٹس بائیس مریوں کو اسی احمدی بھائی کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار کیا۔ خاکسار اور ناصر مشرق علی صاحب اطلاع ملنے پر کلکتہ سے جماعت احمدیہ ”کبیر“ تیار کئے۔ تبادلہ خیالات کے لئے جگہ کا تعین اور دیگر شرائط طے ہوئیں۔ غیر احمدیوں کے اصرار پر ان ہی کی مسجد میں یہ جلسہ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوا۔ تیار پائی۔ چنانچہ (۱) وفاتِ مسیح علیہ السلام (۲) ختم نبوت۔ (۳) صدائت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) عقائد احمدیت (۵) ایمان بالغیب وغیرہ مسائل پر گفتگو کرنا طے پایا۔

چونکہ خاکسار بنگالی زبان نہیں جانتا تھا۔ اس لئے مکرم ناصر مشرق علی صاحب احمدی کو بھی گفتگو میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ جب کہ غیر احمدی علماء میں سے (۱) مولوی عبدالغنی صاحب عثمانی۔ (۲) مکرم عرفانی صاحب۔ (۳) مولوی سرفراز صاحب تیسرا۔ (۴) گفتگو میں حصہ لینے کا اختیار تھا۔ غیر احمدی علماء نے اپنے لوگوں کو یہ نہیں دلا دیا تھا کہ احمدی مولوی آٹھ گھنٹہ کے اندر ہی اندر ہمارے علماء سے معافی مانگ کر جائیگا۔ تبادلہ خیالات کی شرائط میں وقت کا تعین کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالغنی صاحب عثمانی بار بار یہی کہتے رہے۔ کہ زیادہ دیر تک بات کرنے کی ذہنیت ہی کہاں آئے گی۔ بلکہ فیصلہ چند منٹوں میں ہو جائے گا۔

چنانچہ خاکسار نے وفاتِ مسیح علیہ السلام پر قرآن مجید کی متعدد آیات احادیث اور لغت کو پیش کیا۔ تین گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی پھر علماء کا گروہ صیانتِ مسیح علیہ السلام پر قرآن مجید سے ایک آیت بھی پیش کر کے اور آخر کار احباب میں کھڑی ہوئیں کہنے لگے کہ دراصل ہم آپ کے عقائد جانتا چاہتے ہیں۔ لہذا آپ اپنے عقائد ہم کو بتائیں۔ جبکہ انہوں نے خود ہی اپنے مقرر کئے ہوئے مسائل سے ہٹ کر ہمیں جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات ہم پہنچانے کی اس رنگ میں درخواست کی تو ہمارے لئے تبلیغ کا راستہ کھل گیا علماء کے علاوہ ایک صد کے قریب دو سو غیر احمدی بھائی بھی موجود تھے چنانچہ ناصر مشرق علی صاحب اور خاکسار نے نہایت پُر سکون ماحول میں احمدیت کے عقائد اور تعلیمات پر گفتگو کی اور احمدیوں کے خلاف پھیلنے لگی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ الحمد للہ۔

بعد کی اطلاع ہے کہ مکرم مولوی امان اللہ صاحب احمدی جماعت احمدیہ کبیر گئے۔ تو انہیں حزب اللہ ایک مکان کا نام ہے۔ جہاں احمدیت کے خلاف منصوبہ بنا یا جا رہا ہے۔ جس میں غیر احمدیوں نے بتایا کہ ہمارے دلائل احمدیوں کے مقابل ہرگز درختے۔ اس لئے ہم نے خود ہی بات چیت بند کر دی تھی۔ اس طرح خاندانی نے احمدیت کا بول بالا کیا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ مقیم کلکتہ

درخواستِ دعا

اسی ماہ کی ۲۳ تاریخ سے میرے GENETICS — M.Sc. مائیل کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے نیر-PROJECT RESEARCH پروجیکٹ (سرچ) کا کام ہانی ہے اور اگلے ماہ کے آخر تک THESIS سمٹ کر دینے ہیں۔ احباب جماعت سے بذریعہ اعلان پنا ان ہر دو کاموں میں معیاری نتیجہ کے لئے اور SESSIONAL TESTS میں اچھے نمبروں کے لئے جو آج کل جاری ہیں۔ درد مندانه دعاؤں کی درخواست ہے۔
 خاکسار۔ وسیم احمد ناصر فریدی علی گڑھ

احباب صد سالہ جو بلی فنڈ میں جلد ادائیگی فرمائیں۔

آئندہ روشن مستقبل

صرف احمدی بچوں کا ہونگا

وقف جدید کا ۱۸ سال شروع ہو کر عرصہ چار ماہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں اخصاص کے اس رنگ اور بھنگے کے ساتھ موصول نہیں ہو رہی ہیں جس طرح کہ موصول ہونی چاہئیں۔ اس لئے جماعتوں کے صدر صاحبان، سیکرٹریاں، مال ادا کنندین کام سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ کنندگان کی فہرستیں خاکسار کے نام ارسال فرمادیں تاکہ یہ فہرستیں اطلاع اور دعائے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اندرس میں ارسال کی جاسکیں۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ -

” آئندہ روشن مستقبل صرف احمدی بچوں کا ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے ساری دنیا کو بدعت بدعت دے گا۔ اور دنیا کی سب سے زیادہ دولت بھی نہیں دیگا یہ الہی وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں سے کر رکھا ہے۔ جب یہ بچے بڑے ہوں گے اور ان کی عمر ۲۵ سال کے قریب ہوگی تو اس وقت یہ مینا بدل چکی ہوگی اور (انشاء اللہ) صرف احمدیت کی دنیا نظر آئے گی۔ اور پھر وہی لوگ عزت پائیں گے جو بچے احمدی ہوں گے۔

پس اے احمدی بچو! اسے مردو! اور اے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تمہیں دینا چاہتا ہے۔ تم اس کے لئے مانی اور جانی قربانی کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دیئے جاؤ۔“

پس جماعت کے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خود اس بابرکت تحریک (وقف جدید) میں حصہ لیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ وہ اپنی دست و داریوں کو واقعی سے سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اس طرح جماعت کی خواتین کو بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہیے۔ اور کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس بابرکت تحریک سے باہر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام افراد جماعت کا محافظ و ناصر رہے۔ آمین +

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درویشان قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

” درویشان قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا بدن عمل قادیان کی مقدس بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دنیا باوجود اپنی نعمتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں۔.... ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قنارہ دانی اور صحبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں، تا وہ خسار غنابالی اور بے فکری کے ساتھ مرکز مسند اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔“

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے تو وہ صرف ۱۲ روپے سالانہ ادا کر کے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاء الہی حاصل کریں۔ جن کا نام اللہ احسن الجزاء +

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست دعا: اسان خاکسار کے بڑے بڑے عزیز زمین احمد صاحب نے

فی۔ لے فرسٹ ایئر اور دوسرے لوگ عزیز میرٹا ہمد نے میٹرنگ کا نایاب امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کے متبعی عزیز پتیم احمد نے میٹرنگ کا نایاب امتحان دیا ہوا ہے ہر سہ کی نمایاں کامیابی کیلئے جملہ احباب جماعت و درویشان کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید عبدالرحمن احمدی کشکی۔

صدر انجمن احمدیہ کانیامالی سال

وصولی بقایا تاج اور صحیح تشخیص بحث کی طرف خاص توجہ دی جائے

یکم مئی ۱۹۷۵ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کانیامالی سال شروع ہو چکا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے ہر ایک جملہ جماعتوں کی بحث وصولی اور بقایا کی پوزیشن کی اطلاع برجماعت کے سیکرٹری مال کو عنقریب بھیجائی جا رہی ہے۔ جس کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مستند جماعتوں کے ذمہ لاری چندہ جات کی کثیر رقم بقایا ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ کئی سالوں کی رقم بقایا چلی آ رہی ہیں۔ ایسے بقایا جات کا وصولی تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جبکہ جماعتوں کے جملہ افراد اور عہدیداران ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ بقایا دار اور نادمندہ احباب کو بار بار محصور کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک وہ بیدار ہو کر اپنی مالی ذمہ داری کو عملی طور پر ادا کرنا شروع نہ کریں۔

بنیادی طور پر جو بات جماعتی ہندوں میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے وہ بحث کی صحیح تشخیص اور نادمندوں کے متعلق مؤثر کارروائی کا کرنا ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں اولیٰ تو نادمند احباب کو بحث میں شامل کرنے سے گریز کرتی ہیں اور اگر کسی کا نام رکھتی ہیں تو بجائے اصل آمد کے مطابق پوری شرح سے بحث بنانے کے جو چندہ کوئی لکھا دے وہی بحث میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بے شرح اور نادمند احباب کی اصلاح میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور آمد لازمی چندہ جات میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری اہم بات نظام وصیت میں شمولیت ہے۔ اور مرکز کی مالی حالت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ صاحب جائداد موصیان اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کر دیں۔ اس تحریک کا اعلان پیشتر اسی بذریعہ اخبار بدر ہو چکا ہے۔ لیکن تعامل بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔

جس حد تک بقایا، ارحباب کا تعلق ہے، ان کی فوری توجہ کے لئے حضرت مفیدہ المسیح اثنائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل تاکید ی ارشاد درج کیا جاتا ہے۔

” میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ اور مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت ہیں۔ یہ بات برخصص کو معلوم ہے۔“

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت بالخصوص عہدہ داران اور مبلغین کرام اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف ملاحظہ توجہ دیں۔ اور جلد مست، مذکورہ اور بقایا دار احباب کی اصلاح کے لئے فوری طور پر کوشش فرمادیں۔ نئے مالی سال میں نہ صرف سو فیصدی چندہ کی ادائیگی ہو سکے بلکہ ساتھ کے ساتھ بقایا کی خاطر خواہ وصولی بھی ممکن ہو سکے۔

امید ہے کہ جملہ احباب جماعت مرکز کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنے مالی فرائض کی طرف متوجہ ہو کر فرائض شہاسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عہدہ دار جماعتوں میں گئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس کی توفیق بخشنے اور محافظ و ناصر رہے۔ آمین +

ناظر بیت المال آمد قادیان

نکوۃ کی ادائیگی تزیینہ نفس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیں!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C. I. T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

Khilafat Number

The Weekly **BADR** Qadian

Editor—Mohammad Hafeez Baqapuri

Sub Editor—Jawaid Iqbal Akhtar

Vol. 24

22nd May 1975

No. 21

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالثؑ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احبابِ جماعت کے نام ایک ضروری پیغام

حضور فرماتے ہیں :-

”اے میرے عزیز بھائیو! جو مقاماتِ قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں۔ اُسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے۔ نہ اس میں اپنی کوئی طاقت، نہ اس میں اپنا کوئی علم۔ پس اس شخص کو نہ دیکھو بلکہ اُس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اُس کے رسول نے اس شخص کو بٹھا دیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے جس خلافتِ راشدہ کے وقت میں جتنے زیادہ خلفاء اس دوسرے سلسلہ کے ہوں گے یعنی سلسلہٴ خلافتِ ائمہ کے، جو مضبوطی کے ساتھ اُس کے دامن کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور جن کے سینہ میں وہی دل جو خلیفہ وقت کے سینہ میں دھڑک رہا ہے، دھڑک رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توتِ قدسیہ ان کو طاقت بخشتی رہے گی۔ آپ کے روحانی فیوض سے وہ حصہ لیتے رہیں گے۔ اتنا ہی زیادہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور غالب رہتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات، اور اُس کے فضلوں کو انسان حاصل کرنا چلا جائے گا۔ لیکن جو شخص خلافتِ راشدہ کے دامن کو چھوڑتا اور خلافتِ راشدہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اُس شخص پر خدا تعالیٰ اپنی حقارت کی نگاہ ڈالتا ہے اور وہ اُس کے غضب اور قہر کے نیچے آجاتا ہے“

(الفضل جلد ۱۱ نمبر ۱۹۶۸ء مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء)